پردہ اور حجاب

کے بارے میں استاد شہیدمطہری سے ۱۱۰ سؤال

سوال نمبر : ۱ ۔ براہ کرم آپ ہمیں یہ بتائیے کہ تاریخ میں خواتین کا اہم کردار کیا رہا ہے اور کیا مرد اکیلا اپنی زندگی کو چلا سکتا ہے ؟

جواب : تاریخ میں خواتین نے مردوں کو صرف جنم دے کے پالا پوسا ہی نہیں بلکہ ان کی مردانگی کو وجود بخشااور ان کی پرورش اور تکمیل کی ہے ۔جنگ ہو یاکوئی اور میدان پس منظر میں رہ کر ہمیشہ مردوں کو حوصلہ دیا ہے ۔ ہمیں عربی اور فارسی کے جنگی اور رزمیہ اشعار میں ملتا ہے کہ سورما اور بہادر ہمیشہ خواتین کو مخاطب کرتے تھے اور اپنی مردانگی، شجاعت اور جرأت کو بیان کرتے تھے۔ گویا مرد شعوری یا لاشعوری طور پر اپنی تمام ہمت، دلیری اور بہادری میں خواتین کی خوشی، رضایت اور تعریف کو اپنی غرض و غایت سمجھتا رہا ہے ۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ ' عورت سے عشق بنا، عشق سے مرد بنا اور مرد سے تاریخ بنی ' تو یہ تاریخ کی تعمیر میں

عورت کے پوشیدہ اور پس پردہ کردار کی عکاسی ہے ۔

سوال نمبر : ۲ ۔ عصر حاضر کی عریانیت کے سلسلہ میں آپ کی کیا رائے ہے ؟

جواب : اس میں شک نہیں ہے کہ برہنگی اور عریانیت ہمارے زمانہ ہی کی بیماریاں ہیں ۔ جلد یا بدیر اس کے مرض ہونے کی حقیقت سب مان لیں گے اور بیماری کے طور پر اس کااعلان کردیا جائے گا ۔بالفرض اگر ہم اس سلسلہ میں مغرب کی اندھی تقلید کرنے بھی لگیں تو مغرب کے لیڈران ہی خود(ایک روز)اس حقیقت کا اعلان کردیں گے ۔ لیکن اگر ہم ان کے انتظار میں بیٹھیں تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں زیادہ دیر نہ ہوجائے ۔ اگر آپ یہ

دیکھنا چاہتے ہیں کہ مغرب میں برہنگی کا مسئلہ کہاں تک پھیل چکا ہے اوراس کے خلاف کس کس کی آوازیں اٹھنے لگیں ہیں تو آئیے اس خط کے ایک حصہ کو پڑھتے ہیں جو دنیا کے ایک بڑے اداکار نے اپنی بیٹی کو لکھا ہے یہ اداکار بھی ایسا ہے جو بقول خود چالیس برس تک دنیا بھر میں لوگوں کو ہنساتا رہا ہے۔ یہ خط ایسا ہے جس کے بارے میں کسی کا یہ کہنا درست ہے کہ عجیب غم ہے کہ قاتل بھی رورہا ہے - یہاں وہ اپنی بیٹی سے کہتا ہے : ' صرف فن کے نام پر برہنہ اور عریاں اسٹیج پر جایا جاسکتا ہے ' اور اس پر زور دیتا ہے کہ یہ عریانیت صرف اسٹیج پر اور ضرورت کے مطابق ہی ہو -

سوال نمبر : ۳ ۔ کیا اجنبی اور نامحرم مرد سے عورت کے پردہ کرنے کو قرآن لازمی قرار دیتا ہے ؟

جواب : نامحرم مرد کے سامنے عورت کے پردہ کا ضروری ہونا ایک اہم مسئلہ ہے ۔ اور خود قرآن کریم میں بھی اس بات کی صراحت ہے یعنی واضح طور سے بیان کیا گیا ہے لہذا اس لحاظ سے اس میں شک نہیں کیا جاسکتا ۔

غیر مرد سے اپنے آپ کو چھپانا مرد وعورت کے درمیان ایک حرمت و احترام کے فاصلہ کا اظہار ہے ۔ جیسا کہ نامحرم عورت مرد کا خلوت نہ کرنا اور کہیں اکیلے نہ رہنا بھی اسی امرکا غماز ہے ۔

سوال نمبر : ٤ ۔ براہ کرم یہ فرمائیے کہ گذشتہ زمانہ میں عورتیں کس طرح لوگوں کے درمیان آیا جایا کرتی تھیں ؟

جواب : تاریخ تمدن کی جلد اول کے صفحہ ٥٢٢ پر قدیم ایرانیوں کے بارے میں یوں تحریر ہے :

' زردشت کے زمانہ میں عورتوں کو مالی مقام حاصل تھا، وہ مکمل آزادی اور کھلے چہرہ کے ساتھ لوگوں کے درمیان آمد و رفت کرتی تھیں... ' ۔

پھر لکھا ہے :

' داریوش کے بعد عورتوں کی منزلت خاص طور سے ثروت مند طبقہ میں گرگئی ۔ غریب عورتیں کیونکہ کام کرنے کے لئے لوگوں کے درمیان آنے جانے پر

مجبور تھیں لہذا وہ اپنی آزادی کی حفاظت کرلے گئیں ۔ لیکن دوسری عورتوں کا معاملہ الگ تھا کیونکہ ماہواری کے دور ان گوشہ نشینی ایک واجب چیز تھی لہذا یہی گوشہ نشینی آہستہ آہستہ لمبی ہوتی گئی اور بالآخر اس نے ان کی پوری زندگی کو اپنے چنگل میں دبوچ لیااور یہی بات مسلمانوں کے درمیان بھی پردہ کا سبب بنی ۔ اونچے طبقہ کی عورتوں میں اس کی جرأت نہیں تھی کہ وہ پردہ اور ڈولی کے علاوہ کسی اور طریقہ سے گھر سے باہر نکلیں اور کسی طرح بھی انھیں اجازت نہیں تھی کہ وہ کھلے عام مردوں کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں ' ۔

سوال نمبر : ۵ ۔ یہ فرمائیے کہ قدیم ایران میں بیویاں کیسے زندگی گزارتی تھیں ؟

جواب : ویل ڈورینٹ نے تاریخ تمدن جلد ۱۰ کے صفحہ نمبر ۲۳۳ پر قدیم ایرانیوں کے بارے میں لکھا ہے کہ :

ممتوعہ زوجہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں تھا ۔ اس طرح کی بیویاں یونانی معشوقاؤں کی طرح آزاد تھیں یعنی لوگوں میں رفت و آمد کرتی تھیں اور مردوں کی تقریب میں حاضر ہوتی تھیں لیکن دیگر ازواج عام طور سے گھر میں رہتی تھیں ۔ ایرانیوں کی یہ دیرینہ رسم اسلام میں بھی منتقل ہوئی ۔

سوال نمبر : ٦ ۔ ہندوستانی خواتین کے پردہ کے بارے میں کچھ وضاحت فرمائیے !

جواب : ہندوستان میں بھی سخت پردہ رائج رہا ہے لیکن یہ واضح نہیں کہ اسلام

کی آمد سے پہلے بھی ایسا تھا یا یہ بعد کی بات ہے۔ ہندوستانی ہندوؤں نے مسلمانوں سے خصوصا ایرانی مسلمانوں سے متأثر ہوکر پردہ قبول کیا ہے ۔ طے شدہ بات یہ ہے کہ قدیم ہندوستانی پردہ بھی قدیم ایرانی پردہ کی طرح سخت اور شدید رہا ہے ۔ تاریخ تمدن کی دوسری جلد میں ویل ڈورینٹ کی وضاحت سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندوستان میں ایران کی معرفت حجاب رائج ہوا۔

سوال نمبر :۷۔ حجاب اور پردہ کے بارے میں اب تک کتنے نظریات سامنے آچکے ہیں ؟

جواب : حجاب کیسے وجود میں آیا اور اس کا سبب کیا ہے ؟ اس کے سلسلہ میں بہت سے خیالات پیش کئے گئے ہیں ۔

اکثر میں حجاب کو ظالمانہ اور جاہلانہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے ۔ بہرحال ہم یہاں مجموعی طور پران نظریات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے جو ہماری دسترس میں ہیں۔ کچه نے حجاب کو فلسفی نگاہ سے دیکھا ہے کچه نے سماجی نگاہ سے کچه نے اخلاقی نظر سے کچه نے معاشی زاویہ سے اور کچه نے نفسیاتی لحاظ سے ۔ بہرحال ان نظریات کا خلاصہ یوں ہے :

١ ۔ ریاضت و رہبانیت کی طرف رجحان (فلسفی نقطۂ نظر)

٢ ۔ امن و امان کا فقدان اور سماجی انصاف سے محرومی (سماجی زوایہ)

٣ ۔ عورت پر مرد کی حکمرانی اور تسلط اور معاشی مفادات کے لئے اس کی قوت

وصلاحیت کا استعمال یا غلط استعمال۔ (معاشی نگاہ)

٤ ۔ مرد کا جذ بہ حسدو خود پرستی(نفسیاتی نقطہ نگاہ سے)

٥ ۔ عورت کی زنانہ خصلت اور اس بات کا احساس کہ وہ خلقت میں مرد سے کچھ کم ہے ۔ اس کے علاوہ وہ سخت قوانین جو اسے پست و پلیدقرار دے کر بنائے گئے اور ماہواری کے دوران اس کے نزدیک ہونے سے منع کرتے ہیں ۔ (نفسیاتی نقطۂ نظر)

سوال نمبر : ٨ ۔ فلسفہ رہبایت و ریاضت سے حجاب کے مسئلہ کا کیا ربط ہوسکتا ہے ذرا اسے بیان فرمائیں !

جواب : فلسفہ رہبایت و ریاضت سے حجاب کے مسئلہ کا ربط اس طرح ہے کہ کیونکہ عورت انسان کی خوشی اور کامرانی کا سب سے بڑا موضوع ہے ۔ اگر زن و مرد ایک دوسرے کے ساتھ رہیں تو بہرحال خواہ نخواہ لذت کی طرف قدم اٹھائیں گے ۔ فلسفہ رہبانیت کے پیروکار ، ماحول کو ہر طرح کی لذت و شیرینی سے پاک کرنے اور ماحول کو زہد و ریاضت سے سازگار بنانے کے لئے مرد و زن کے درمیان ایک فاصلہ کے قائل ہوگئے اور حجاب کے طریقے کی بنیاد ڈال دی ۔ جیساکہ انھوں نے ہر اس چیز سے مقابلہ کیا جو عورت کی طرح لذت اور سرور و کیف پیدا کرے ۔ اس نظریہ کے مطابق حجاب اور پردہ اس فکر کا نتیجہ ہے جس

میں شادی کو پست و پلید اور کنوارے پن کو مقدس سمجھا جاتا ہے ۔

سوال نمبر : ۹ ۔ کنوارے رہنے اور حسن و جمال کی مخالفت کا کیا فلسفہ ہے ؟ اس سلسلہ میں کچھ وضاحت فرمائیں !

ترک دنیا اور ریاضت کے فلسفہ کے تحت جس طرح مال و دولت کے سلسلہ میں فقر و غربت نیز دنیا اور جملہ مادی وسائل سے دوری کے رجحان نے جنم لیا ہے اسی طرح عورت کے سلسلہ میں بھی کنوارے پن اور حسن و جمال کی مخالفت کی روش سامنے آئی ۔ سکھوں، ہندوؤں اور بعض درویشوں کے درمیان بڑے بال رکھنے کا جو طریقہ رائج ہے یہ سب اسی حسن وجمال اور شہوت کے مقابلہ کا نتیجہ اور ریاضت اور ترک لذت کا لازمہ

ہے ۔ کہتے ہیں کہ بالوں کا چھوٹا کرنا یا مڈوانا جنسی رغبت کا باعث بنتا ہے اور ان کا لمبا رکھنا جنسی رغبت کی کمی کا باعث ہوتا ہے ۔

سوال نمبر : ۱۰ ۔ کیا آپ کی نگاہ میں آج تک کوئی ایسا رہا ہے جو بالکل حصول لذت ہی کا مخالف ہو ؟

جواب : جیساکہ ہمیں معلوم ہے کہ رہبانیت اور لذت کی مخالفت ایسی سوچ تھی جو دنیا میں بہت سی جگہوں پر موجود تھی ۔ مشرق میں ہندوستان میں اور مغرب میں یونان میں ۔ قدیم یونان میں رائج' کلبی ' نامی فلسفی مسلک غربت کا طرفدار اور لذت کا مخالف تھا ۔

سوال نمبر : ۱۱ ۔ ذرا سی وضاحت اس ریاضت کے سلسلہ میں بھی کریں جس

میں مادی لذت سے کنارہ کشی اختیار نہیں کی جاتی۔

جواب : ریاضت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مادی لذت میں ایک طرح کا روحانی رنج بھی ہوتا ہے ۔ انسان نے دیکھا ہے کہ مادی لذتوں کے ساتھ ایک قسم کی روحانی تکلیف بھی ہوتی ہے ۔ مثلا اس نے دیکھا ہے کہ اگرچہ ثروت سے مالا مال ہونا خوشی اور کامیابی کا سلسلہ شروع کرتا ہے لیکن اسی کے ساتھ طرح طرح کی ہزاروں پریشانیاں ، بے چینیاں اور فکریں بھی لگ جاتی ہیں اور اس کے حصول اور حفاظت میں رنج و مصیبت جھیلنا پڑتی ہیں ۔

انسان نے یہ دیکھا ہے کہ ان مادی لذتوں کی وجہ سے وہ اپنی آزادی، بے نیازی

اور فطرت کی بلندی کو کھو دیتا ہے ؛ لہذا ان سب لذتوں سے آنکھیں بند کرکے کنوارے پن اور بے نیازی کو اپنا لیتا ہے ۔

سوال نمبر : ۱۲ ۔ یہ بتائیے کہ ریاضت اور رہبانیت کے سلسلہ میں اسلام کا کیا نظریہ ہے ؟

جواب : بنیادی طور سے اسلام نے ریاضتی اور رہبانی فکر سے سخت مقابلہ کیا ہے اور اس بات کو یورپی مستشرقین بھی قبول کرتے ہیں ۔ اسلام نے پاکی و پاکیزگی کی سفارش کی ہے ۔ جوؤں کو اللہ کا موتی کہنے بجائے صفائی کو ایمان کا جز ء قرار دیا ہے۔(النظافة من الایمان) ۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جس کے بال بکھرے ، لباس گندہ تھا اور حالت ابتر

تھی۔ آپ نے فرمایا ' من الدین المتعہ ' یعنی لذت اٹھانا اور اللہ کی نعمتوں سے مستفید ہونا دین کا جز ہے ۔ اور آپ ہی کا قول ہے ' بئس العبد القاذورة ' یعنی برا آدمی وہ ہے جو گندہ ہو ۔

سوال نمبر : ۱۳ ۔ کیا بہترطور پر عبادت کرنے کے لئے بیوی بچوں سے ہاتھ کھینچ لینا ضروری ہے ؟

جواب : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے کچھ اصحاب نے بہتر طور پرعبادت کرنے اور روحانی لذت سے بہرہ مند ہونے کی خاطر اپنے بیوی بچوں سے دوری اختیار کرلی ۔ اس کے بعد دن میں روزہ رکھتے اور راتوں کو عبادت کرتے تھے ۔ جیسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم تک یہ خبر پہنچی تو

آپ نے ا ن کو منع کیا اور فرمایا کہ میں تو تمہارا پیشوا ہوں اور میں ایسا نہیں ہوں جیسا تم کررہے ہو، کبھی روزہ رکھتا ہوں، کبھی روزہ نہیں رکھتا ہوں رات کے کچھ حصہ میں عبادت کرتا ہوں اور کچھ حصہ میں اپنی ازواج کے پاس رہتا ہوں ۔ اسی طرح کےکچھ لوگوں نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم اجازت مانگی کہ ہم چاہتے ہیں کہ اپنی جنسی خواہشات سے نجات پانے کے لئے اپنے آپ کو مخنث کرلیں لیکن آپ نے اجازت نہیں دی اور فرمایا کہ اسلام میں یہ کام حرام ہے ۔

سوال نمبر : ١٤ ۔ براہ کرم یہ فرمائیے کہ دنیا کی زینتوں کو ترک کرنے کے سلسلہ میں قرآن کا کیا نظریہ ہے ؟

جواب : قرآن کریم کے مطابق زینت و آرائش کے وسائل کی تخلیق الله کااپنے بندوں پر لطف ہے۔ دنیا کی زینتوں کو اپنے اوپر حرام کرنے کی مخالفت میں قرآن بہت سخت موقف اپناتا ہے : قل من حرم زینة الله اللتی اخرج لعباده والطیبات من الرزق.

اسلامی احادیث میں آیا ہے کہ ائمہ علیہم السلام نے تصوف میں گرفتار لوگوں سے بارہا مناظرہ و مباحثہ کیا ہے اور ان کے مقاصد کو اسی آیت کے ذریعہ باطل قرار دیا ہے ۔

سوال نمبر : ۱۵ ۔ یہ فرمائیے کہ زن و شوہر کے ایک دوسرے سے حصول لذت کے بارے میں اسلام کا کیا نظر یہ ہے ؟

جواب : اسلام زن و شوہر کے ایک دوسرے سے لذت اٹھانےکو نہ صرف یہ کہ برا نہیں سمجھتا ہے بلکہ اس کے لئے ثواب کا بھی قائل ہے ۔

شاید ایک مغربی شخص کے لئے یہ بات حیرت آور ہو کہ اسلام نے زن و شوہر کے درمیان خوش فعلی اور ملاعبہ نیز زوجہ کے شوہر کے لئے زینت کرنے اور شوہر کے زوجہ کی خاطرپاک صاف رہنے کو مستحب قرار دیا ہے ۔ قدیم زمانہ میں جب کلیسا کی اتباع میں ہر طرح کی جنسی لذ ت کو برا سمجھا جاتا تھا اس وقت ان باتوں کو مسترد کیا جاتا اور ان کا مذاق اڑایا جاتا تھا ۔

سوال نمبر : ١٦ ۔ یہ بتائیے کہ اسلام نے جنسی لذت کے بارے میں قانونی حدود

کے علاوہ بھی کوئی خاص نظر دی ہے یا نہیں ؟

جواب : اسلام نے شادی کے قانون کے دائرہ کے باہر رہ کر ہر طرح کی جنسی لذت سے سختی کے ساتھ روکا ہے اور اس کا خود ایک فلسفہ ہے جسے ہم بعد میں بتائیں گے ۔ لیکن قانون کے اندر رہ کر جنسی لذت کی اسلام نے تحسین کی ہے ۔ یہاں تک کہا ہے کہ عورت کو دوست رکھنا انبیاء کی صفت ہے : من اخلاق الانبیاء حب النساء ۔ اسلام میں اس عورت کی سرزنش کی گئی ہے جو اپنے شوہر کے لئے آرائش و زینت میں کوتاہی کرے اسی طرح جو مرد اپنی زوجہ کو خوش رکھنے میں کوتاہی کریں ان کی بھی سرزنش کی گئی ہے ۔

سوال نمبر :۱۷۔ عورتوں کا پاک صاف رہنا شوہروں کے اوپر کیا اثر ڈالتا ہے ؟

جواب : پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم سے ایک اور حدیث ہے کہ ' تنفظوا ولا تشبہوا بالیہود ' یعنی پاک صاف رہو اور خود کو یہودیوں کی طرح نہ بناؤ ۔ اس کے بعد فرمایا یہودی عورتیں جو زناکار ہوئیں وہ اس وجہ سے ہوئیں کہ ان کے شوہر گندے تھے اور ان کی طرف طبیعت مائل نہیں ہوتی تھی ۔ آپ لوگ پاک صاف رہیں تاکہ آپ کی زوجہ آپ کی طرف راغب ہو ۔

سوال نمبر : ۱۸ ۔ کیا عدم تحفظ کو پردہ اور حجاب کی مناسب دلیل کہا جاسکتا ہے ؟

جواب : حجاب کے وجود میں آنے کا ایک اور سبب جو ذکر کیا جاتا ہے وہ عدم تحفظ ہے ۔ گذشتہ زمانہ میں ناانصافی اور عدم تحفظ بہت زیادہ تھا ۔ ڈاکوؤں اور غنڈوں کا ہاتھ لوگوں کے مال اور ناموس تک بڑی بیباکی سے پہنچ جاتا تھا ۔ لوگوں کے پاس اگر کچھ مال و ثروت ہوتی تھی تو اسے دفینہ کے طور پر زمین میں دبا دیتے تھے ۔ خزانوں کے مخفی رہ جانے کی وجہ یہ ہے کہ سونا اور دوسرا مال رکھنے والے اس بات کی جرأت نہیں کرپاتے تھے کہ وہ کم از کم اپنے بچوں ہی کو مال و ثروت کے چھپانے کی جگہ بتادیں ؛ وہ لوگ ڈرتے تھے کہ کہیں ان کا راز بچوں کے ذریعہ فاش نہ ہوجائے اور لٹیروں کے ہاتھ نہ لگ جائے ۔

سوال نمبر : ١٩ ۔ نامحرم عورتوں کی طرف دیکھنے اور تاک جھانک کے مضر اثرات سلسلہ میں آپ کا کیا نظر یہ ہے ؟

جواب : انوشیروان جس کو ' عادل ' کہنا درست نہیں ہے ، اس کے بارے میں نقل ہوا ہے کہ اس کے ایک فوجی افسر کے یہاں بڑی حسین زوجہ تھی ۔ انوشیروان ایک دن اس کی بیوی کی آبروریزی کے قصد سے اس کی غیر موجودگی میں اس کے گھرمیں گھس گیا ۔ عورت نے ماجرا اپنے شوہر سے نقل کردیا ۔ بیچارے شوہر نے دیکھا کہ اس کے بیوی تو اس کے ہاتھ سے بڑی آسانی سے نکل گئی اب اس کی جان بھی خطرہ میں ہے ۔ اس نے فورا اپنی بیوی کو طلاق دے دی ۔ انوشیروان نے جب یہ خبر سنی تو اس سے کہا کہ

سنا ہے کہ تمہارے پاس ایک بڑا خوبصورت باغ تھا جسے تم نے چھوڑدیا ہے ؟ آخر تم نے ایسا کیوں کیا ہے ؟ اس نے جواب دیا کہ میں نے باغ میں ایک شیر کے پیروں کے نشانات دیکھے تھے میں ڈرگیا کہ کہیں مجھے چیر پھاڑ نہ دے ۔ انوشیروان ہنسا اور کہنے لگا کہ اب وہ شیر اس باغ میں نہیں آئے گا ۔

سوال نمبر : ۲۰ ۔ کیا ماضی میں بھی خواتین عدم تحفظ کا شکار تھیں؟

جواب :یہ عدم تحفظ ایران یا ماضی سے مخصوص نہیں ۔ آدھی رات کی اذان والی کہانی جو ہم نے 'سچی کہانیوں'میں لکھی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ بغداد کی خلافت پر ماوراء النہر کے لوگوں کی حکومت کے زمانے میں اس طرح کے

واقعات کس طرح بغداد میں رائج تھے ۔ ماضی قریب میں بھی ایک شاہزادہ اصفہان میں اس طرح کی بہت وارداتیں کرتا تھا۔اصفہان کے لوگ اس کی حکومت کے زمانہ کے بہت سے قصے سناتے ہیں ۔

سوال نمبر : ۲۱ ۔ جاہلیت کے زمانہ کے عربوں کی زندگی اور ہماری آج کی زندگی کے درمیان کیا فرق ہے ؟

جواب : دور جاہلیت کے عربوں کی زندگی اور ہماری آج کی صنعتی زندگی میں اگرچہ زمین آسمان کا فرق ہے لیکن بہر حال اس اعتبار سے دونوں ایک طرح کی ہیں کہ اس زمانہ میں بھی اور آج کے زمانہ میں بھی زنا یہاں تک کہ شوہر دار عورت کے ساتھ بدکاری کا رواج پایا جاتا ہے ۔ لیکن اس زمانہ میں جمہوریت یا

مطلق العنان حکومت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی کسی کی بیوی کو زبردستی گھر سے نہیں نکالتا ہے ۔ اس طرح کہ آج کے مشینی زمانے میں انفرادی عدم تحفظ پایا جاتا ہے جو کہ پہلے زمانہ میں نہیں تھا۔

سوال نمبر : ۲۲ ۔ یہ فرمائیے کہ عورت کے حجاب میں کیا کوئی معاشی بنیاد بھی ہے یا نہیں ؟

جواب :   بعض لوگوں نے کہا ہے کہ عورت کے پردے کی معاشی بنیادیں ہیں اور پردہ اور حجاب در حقیقت مرد کے تسلط و اقتدار کے زمانے کی یادگاریں ہیں ۔ اس زمانے میں مرد خواتین کو گھر میں بند رکھتے تھے تاکہ اس کے وجود سے معاشی فائدہ اٹھا سکیں اور کنیز کی طرح

اس کا استثمار کرسکیں ۔ اور پھر عورت کو مطمئن کرنے کے لئے کہ وہ گھر سے باہر نہ جائے اور گھر سے باہر نکلنے کو ایک برا کام سمجھے، انھوں نے حجاب اور خانہ نشینی کی فکر کو ایجاد کیا ۔

سوال نمبر : ۲۳ ۔ آپ ہمیں یہ بتائیے کہ اسلامی پاک فضا میں مردوں کو کس طرح برتاؤ کرنا چاہئے ؟

جواب : اسلامی پاکیزہ ماحول میں وہ مرد ہی تھا جسے یہ حق نہیں تھا کہ اپنی نشست و برخاست میں غیر عورت سے استفادہ کرے ۔

یہ مرد ہے جو ہمیشہ اس کی حرص کرتا ہے کہ عورت کو اپنی نظر بازی اور لذت اندوزی کا ذریعہ قرار دے ۔ کبھی بھی مرد اس بات کی طرف مائل نہیں ہوا کہ اس

کے اور عورت کے درمیان کوئی رکاوٹ آکھڑی ہو اور جب بھی یہ رکاوٹ ہٹی ہے تو یہ مرد کے فائدہ میں ہی گیا ہے اور عورت کا نقصان ہوا ہے ۔

آج جب کہ ' آزادی ' یا ' مساوات ' کے نام پر مرد اس رکاوٹ کو ہٹانے میں کامیاب ہوگیا ہے تو وہ عورت کو اپنےغلیظ اور پلید مقاصد میں استعمال کرتے ہیں ۔

سوال نمبر : ۲٤ ۔ براہ کرم یہ فرمائیے کہ گزشتہ زمانے میں مرد کس زاویہ نگاہ سے عورت کو دیکھتے تھے ؟

جواب : ہم اس بات کو تمام معاشرہ میں رائج ایک قاعدہ اور رواج کے اعتبار سے قبول نہیں کرتے کہ گزشتہ زمانے میں مرد ہمیشہ عورت کو ایک ذریعہ اور وسیلہ کے اعتبار سے دیکھتا تھا اور اس

سے معاشی اور اقتصادی استفادہ کرتا تھا ۔ زوجیت کا جذباتی رشتہ اس بات کی اجازت نہیں دیتا تھا کہ مرد اپنے آپ کو ایک مافوق طبقہ سمجھے اور عورت کے اوپر ایک ماتحت طبقہ کی طرح حکومت کرے اور ان کا استثمار کرے ۔ جیسا کہ یہ بھی معقول نہیں ہے کہ گزشتہ زمانے میں ماں باپ اپنے آپ کو ایک خاص طبقہ سمجھتے ہوں اور اولاد کوایک الگ طبقہ سمجھ کر ان پر حکومت کرتے ہوں اور ان کا استثمار کرتے ہوں ۔

سوال نمبر : ۲۵ ۔ عورتیں کس طاقت کے ذریعہ مردوں کے دلوں پر حکومت کرسکتی ہیں ؟

جواب : شوہر زوجہ کا تعلق حتی گزشتہ زمانے میں بھی زیادہ تر جذباتی اور

عاشقانہ رہا ہے اور عورت نے اپنے حسن و جمال کے ذریعہ مرد کے دل پر حکومت کی ہے اور اس سے خدمت لی ہے ۔ مرد نے اپنی مرضی سے عورت کی ضروریات پورا کرنے کی ذمہ داری لی ہے اور اس بات پر راضی ہوا ہے کہ وہ ہر چیز سے فارغ البال اپنا خیال رکھے اور یوں وہ اس کے دل اور اس کے عاشقانہ جذبات کی تسکین کا باعث ہو۔ جیساکہ اس نے خود ہی عورت کو جنگی محاذوں سے دور رکھا ہے اور خود فداکاری، سپہ گری اور اپنے بال بچوں اور عیال کے دفاع کو اپنا وظیفہ جانا ہے ۔

سوال نمبر : ٢٦ ۔ یہ فرمائیے کہ عورت کے واقعی حقوق کو ادا نہ کرنا اور اس کے اصلی حقوق پر حملہ کرنا کیا کسی

خاص زمانے یا کسی خاص صدی سے متعلق ہے ؟

جواب : عورت کے واقعی حقوق پر حملہ، اس کا استحصال اور اس کے ساتھ سختی یا زیادتی کرنا انیسویں صدی سے پہلے ہی کے زمانے میں محدود نہیں ہے ۔ انیسویں یا بیسویں صدی میں بھی عورت کے واقعی حقوق کو پہلے سے کم پائمال نہیں کیا گیا ہے ۔ لیکن جیساکہ ہم جانتے ہیں کہ اس صدی کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ اپنے استثماری نیز ظالمانہ و ستمکارانہ مقاصد کو انسانی مفاہیم کاروپ دینے میں مہارت رکھتی ہے۔

سوال نمبر : ۲۷ ۔ اسلام میں حجاب کی اتنی زیادہ سفارش اور تاکید کیوں کی گئی ہے ؟

جواب :قدرمسلم یہ ہے کہ اسلام میں حجاب عورت کے استحصال کےلئے نہیں ہے۔ اسلام نے ہرگز مرد سے یہ نہیں چاہا ہے کہ عورت سے معاشی اور اقتصادی استفادہ کرے ۔ بلکہ اسلام نے اس کی سختی کے ساتہ مخالفت کی ہے ۔ اسلام نے بغیر کسی شبہہ کے بہت ہی یقینی انداز میں یہ اعلان کیا ہے کہ مرد عورت سے کسی طرح کا معاشی و اقتصادی فائدہ اٹھانے کا حق نہیں رکھتا ۔ یہ اسلام کے یقینی مسلمات میں سے ہے کہ معاشی اعتبار سے عورت مستقل اور آزادہے ۔

سوال نمبر : ۲۸ ۔ یہ بتائیے کہ اسلام کے لحاظ سے عورت کا کام کرنا کیسا ہے کیا عورت کا کام خود اسی سے متعلق ہے یا نہیں ؟

جواب : اسلامی نقطہ نگاہ سے عورت کا کام خود اسی سے متعلق ہے ۔ عورت اگر چاہے تو گھر میں جو کام اس کے سپرد ہوا ہے اسے یونہی مفت میں انجام دے لے ۔ اور اگر وہ نہ چاہے تو مرد اسے مجبور نہیں کرسکتا ۔ حتی بچہ کو دودھ پلانے کے سلسلہ میں اگرچہ بچہ کی ماں کو ترجیح حاصل ہے لیکن اس ترجیح کی وجہ سے اس کی اجرت کا حق ساقط نہیں ہوتا ہے؛ یعنی اگر ماں چاہے کہ اپنے بچہ کو ماہانہ مثلا ایک ہزار روپئے کے عوض دودھ پلائے اور ایک دوسری عورت بھی اسی قیمت میں دودھ پلانے پر راضی ہے تو باپ کو چاہئے کہ ماں کو دودھ پلانے کے لئے ترجیح دے ۔ صرف اس صورت میں مرد بچہ کو کسی دایہ کے حوالے کرسکتا ہے جب دایہ کے مقابلہ

میں ماں زیادہ قیمت مانگ رہی ہو ۔ عورت ہر وہ کام کرسکتی ہے جو گھرانے کی بنیادیں توڑے اور حقوق زوجیت کی پائمالی کا سبب نہ ہو ۔ اور اس کی آمدنی بھی صرف اسی سے متعلق رہے گی ۔

سوال نمبر : ۲۹ ۔ ہمیں بتائیے کہ اخلاقی پہلو کو حجاب کی بنیادوں میں سے ایک اہم پہلوکیوں بتایا جاتا ہے ؟

جواب : حجاب کی ایک اور بنیاد جو بتائی گئی ہے وہ اخلاقی پہلو ہے ۔ یہاں بھی مذکورہ بحث کی طرح حجاب کے وجود میں آنے کے سبب کو عورت پر مرد کا تسلط اور عورت کی اسارت بتایا گیا ہے البتہ اس فرق کے ساتھ کہ یہاں مرد کی اقتدار پرستی کے لئے معاشی بنیاد کے بجائے اخلاقی بنیادکا ذکر کیا گیا ہے ؛

کہتے ہیں کہ مرد جو عورت کو اس طرح اپنا قیدی بناکے رکھتا ہے اس کہ وجہ یہ ہے کہ اس کے اندر خود پرستی پائی جاتی ہے اور وہ دوسرے مردوں سے حسد کرتا ہے ۔مرد نہیں چاہتا کہ دوسرے مرد حتی نظر ملانے یا بات کرنے کی حد تک بھی اس عورت سے استفادہ کریں جو اس کے اختیار میں ہے ۔

سوال نمبر : ۳۰ ۔ ذرا اس بارے میں بھی کچھ بتائیں کہ بریٹینڈ ریسل نے عورت کے بارے میں کیا کہا ہے !

جواب : بریٹینڈ ریسل کہتا ہے کہ : انسان مال و ثروت کے ذریعہ کسی حد تک خود خواہی اور کنجوسی کے اوپر غالب آگیا ہے لیکن عورت کے سلسلہ میں اس خود خواہی پر قابو نہیں پاسکا ہے ۔ ریسل کے

خیال میں ' غیرت ' کوئی اچھی صفت نہیں ہے بلکہ اس صفت کی بنیاد ایک طرح کی کنجوسی اور بخل پر ہے ۔

ریسل کی بات کا مفہوم یہ ہے کہ اگر سخاوت اور بخشش مال و ثروت کے بارے میں اچھی ہے تو عورت کے سلسلہ میں بھی اچھی صفت ہے ۔

سوال نمبر : ۳۱ ۔ یہ فرمائیے کہ مرد عورت کی پاک دامنی اور عفت کو اہم کیوں سمجھتے ہیں ؟

جواب : ہماری نگاہ میں مرد کے اندر عورت کی عفت و پاک دامنی کا رجحان پایا جاتا ہے ۔ یعنی مرد میں اس بات کی رغبت پائی جاتی ہے کہ اس کی زوجہ پاک دامن ہو جیساکہ خود عورت میں بھی عفت کی طرف رغبت پائی جاتی ہے، البتہ

عورت میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ اس کا شوہر کسی دوسری عورت کے ساتھ رہن سہن یا رابطہ نہ رکھتا ہو، لیکن ہماری نظر میں اس خواہش کی بنیاد الگ ہے یعنی اس خواہش کی بنیاد سے الگ ہے جو مرد میں اس کے مشابہ خواہش پائی جاتی ہے ۔ جو خواہش مرد کے اندر ہوتی ہے وہ غیرت کی آئینہ دارہے یا پھر حسد اور غیرت کی آمیزش کا مظہرہے، لیکن جو چیزعورت میں پائی جاتی ہے وہ صرف حسد ہے ۔

سوال نمبر : ۳۲ ۔ مہربانی کرکے یہ بتائیے کہ غیرت اور حسد کی بنیاد ایک ہی ہے یا دونوں کی جڑ الگ الگ ہے ؟

جواب : ہمارا خیال یہ ہے کہ غیرت اور حسد دو بالکل الگ الگ صفات ہیں اور

دونوں کی الگ الگ بنیادیں ہیں ۔ حسد کی بنیاد خود خواہی ہے اور ذاتی جذبات و احساسات سے متعلق ہے ۔ لیکن غیرت ایک نوعی اور اجتماعی صفت ہے اور اس کا فائدہ اور مقصد دوسروں سے متعلق ہوتا ہے ۔ غیرت ایک نگہبان کے طور پر ہے جسے فطرت نے نسلوں کے امتیاز کے لئے اور ان کے آپس میں مشتبہ نہ ہونے کی خاطر رکھا ہے ۔

سوال نمبر : ۳۳ ۔ یہ بتائیے کہ نسل کی حفاظت کی خواہش عورت میں زیادہ ہے یا مرد میں ؟

جواب : حفظ نسل کی خواہش عورت میں بھی ہوتی ہے لیکن وہاں ایک نگہبان کی ضرورت نہیں ہوتی، کیونکہ بچہ کے ماں سے منسوب ہونے پر کبھی بھی شبہ نہیں

کیا جاسکتا اور عورت کا یہ حق خود بخود محفوظ رہتا ہے ۔ اب یہاں سے یہ بات سمجھی جاسکتی ہے کہ اگرچہ عورت بھی یہ چاہتی ہے کہ میرا شوہر کسی دوسری عورت سے رابطہ نہ رکھے اور مرد بھی یہ چاہتا ہے کہ میری زوجہ کسی غیر مرد سے تعلق نہ رکھے لیکن دونوں خواہش کی بنیادوں میں بڑا فرق ہے ۔ عورت کے احساس اور جذبہ کو خود خواہی اور خود انحصاری پر حمل نہیں کیا جاسکتا لیکن مرد کا جذبہ و احساس ایک نوعی اور اجتماعی بنیاد پر استوار ہے ۔ ہم مرد کی خود انحصاری اور احساس حسد کا انکار نہیں کرنا چاہتے ۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ اگر بالفرض مرد نے اخلاق حسنہ کے ذریعہ اپنے حسد کے احساس و تمنا کو ختم بھی کرڈالا پھر بھی اس کے اندر

ایک اجتماعی احساس پایا جاتا ہے جو اسے اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ اپنی زوجہ کو غیر مرد کے ساتھ رابطہ قائم کرنے دے ۔ ہمارا دعوی یہ ہے کہ مرد کے احساس و جذبہ کو اخلاقیات سے متعلق جذبہ حسد ہی میں محدود (بلکہ حفظ نسل کے اجتماعی احساس سے بھی یہ زیادہ مربوط ہے) کردینا غلط ہے ۔

سوال نمبر : ٣٤ ۔ ذرا یہ بتائیے کہ انحصار خواہی کا جذبہ مرد میں عورت سے زیادہ ہے یا عورت میں مرد سے زیادہ ہے ؟

جواب : اگر عورت نہیں چاہتی کہ اس کا شوہر کسی غیر مرد کے ساتھ تعلق برقرار کرے تو یہ اس وجہ سے ہے کہ معشوق ہونے اور محبوب ہونے کو صرف اپنے

آپ سے مخصوص رکھنا چاہتی ہے ۔ لیکن مرد میں ایسا جذبہ و احساس نہیں پایا جاتا ۔ اس طرح کی انحصار خواہی اور محدودیت پسندی مرد کی سرشت میں نہیں ہے ۔

لہذا اگر مرد یہ چاہتا ہے کہ اس کی زوجہ کسی دوسرے مرد کے ساتھ رابطہ نہ رکھے تو اس کی وجہ اپنی نسل کی نگہبانی اور حفاظت ہے ۔

سوال نمبر : ۳۵ ۔ براہ کرم عفت اور تقوی کے سلسلہ میں اپنا نقطہ نظر بیان فرمائیں اور ہمیں بتائیں کہ انسان کے اندر غیرت کا احساس کیسے مرجاتا ہے ؟

جواب : انسان کی حالت یہ ہے کہ جس قدر وہ ذاتی شہوتوں کے دلدل میں دھنستا چلاجاتا ہے اسی قدر وہ اندر سے عفت،

تقوی اور اخلاقی قوت ارادی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور غیرت کا احساس اس کے اندر مرجاتا ہے ۔ شہوت پرست لوگوں کو اس سے کوئی پریشانی یا کوئی ذہنی کوفت نہیں ہوتی کہ ان کی گھروالی غیر مرد کے ساتھ ہے بلکہ ممکن ہے انھیں اس بات سے احساس لذت ہو اور وہ ایسے کام کا دفاع کریں ۔ اس کے مقابلہ میں ان لوگوں کا رویہ اس کے خلاف ہے جو خود خواہی اور شہوت نفسانی سے مقابلہ کرتے ہیں اور جنھوں نے حرص، طمع اور مادہ پرستی کی جڑوں کو اپنے وجود سے پاک کردیا ہو اور جو مکمل طور سے ' انسان ' اور ' انسان دوست ' بن چکے ہوں اور جنھوں نے اپنے آپ کو خدمت خلق کے لئے وقف کردیا ہو ۔

سوال نمبر : ٣٦ - برائے مہربانی یہ بتائیے کہ کونسے اوصاف نہ ہونے کی وجہ سے انسان بدکاری یعنی زنا جیسے کاموں میں مبتلا ہوجاتا ہے ؟

جواب : حضرت علی علیہ السلام کا ایک عجیب جملہ ہے - فرماتے ہیں کہ : ' مازنیٰ غیور قط ' یعنی کبھی بھی شریف اور غیرت مند انسان زنا نہیں کرسکتا - آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ حسد کرنے والا زنا نہیں کرسکتا بلکہ کہا ہے کہ غیرت مند انسان -اس لئے کہ غیرت ایک انسانی شرافت اور انسانی جذبہ ہے جو سماج کی پاکی و پاکیزگی سے مربوط ہوتاہے - ایک غیرت مند انسان جس طرح اپنی ناموس کے دامن کو داغدار نہیں دیکھ سکتا اسی طرح سماج میں کسی کے دامن کو داغدار

نہیں دیکھ سکتا ۔ کیونکہ غیرت اور حسد میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔ حسد ایک ذاتی اور انفرادی جذبہ ہے جو روحانی بیماریوں کے سلسلہ میں سے ایک ہے ؛ لیکن غیرت نوع بشر کے جذبات و احساسات میں سے ایک ہے ۔

سوال نمبر : ۳۷ ۔ عورتوں کے حجاب اور خانہ نشینی کے بارے میں کچھ وضاحت فرمائیں اور بتائیں کہ اس کی بنیاد نفسیاتی ہے یا نہیں ؟

جواب : بعض لوگوں کے خیال میں خواتین کے حجاب اور پردے کی بنیاد ، نفسیاتی ہے ۔ عورت کو شروع ہی سے مرد کے مقابلہ میں اپنے اندر احساس حقارت تھا ۔ اور یہ احساس حقارت دو زاویوں سے تھا : ایک تو مرد کے مقابلہ

نقص عضو کا احساس اور دوسرے تین موقعوں پر خونریزی : ایک تو ماہواری کے وقت ایک ولادت کے وقت اور ایک چاک پردہ بکارت کے وقت ۔

ماہواری کی عادت کے نقص، پلید اور پست ہونے کی فکر انسانوں کے درمیان زمانہ قدیم سے رہی ہے ۔ اسی وجہ سے عورتیں ماہواری کے دنوں میں ایک پست و پلید چیز کی طرح گھر کے ایک گوشہ میں بند ہوجاتی تھیں اور ان سے دوری اور اجتناب کیا جاتا تھا ۔

سوال نمبر : ۳۸ ۔ ذرا یہ فرمائیے کہ حائض (ماہواری سے دچار) عورت کے بارے میں اسلام کی نظر کیا ہے ؟

جواب : اسلام کے لحاظ سے حائض عورت ایک ' محدث ' انسان یعنی ایسے

انسان کا حکم رکھتی ہے جس نے نہ وضو کررکھا ہو اور نہ غسل ۔ اور اس حالت میں انسان روزہ نماز سے محروم رہتا ہے ۔ ہر حدث ایک طرح کی پستی و پلیدی ہے جو کہ وضو یا غسل کے ذریعہ ختم کی جاسکتی ہے ۔ لہذا حیض کو بھی جنابت، نیند اور پیشاب وغیرہ کی طرح ایک قسم کی پستی و پلیدی کہا جاسکتا ہے ۔ لیکن اس طرح کی پلیدی ایک تو یہ کہ صرف عورت سے مخصوص نہیں ہے بلکہ مردوں کو بھی لاحق ہوتی ہے، دوسرے یہ کہ غسل یا وضو کے ذریعہ ختم ہوسکتی ہے ۔

زردشتیوں اور یہودیوں میں حائض عورت کے ساتھ ایک پلیدی و پستی والا برتاؤ کیا جاتا تھااور اس زاویہ نظر نے عورت اور

مرد دونوں میں یہ سوچ پیدا کردی تھی کہ خود عورت ایک پست و پلید وجود ہے خصوصا خود عورت اس زمانے میں شرم و حقارت کا احساس کرتی تھی اور اپنے آپ کو چھپائے رکھتی تھی ۔

سوال نمبر : ۳۹ ۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیے کہ عورت اور مرد کے درمیان حیا و پردہ اور حرمت و حائل پیدا ہونے کی اصل وجہ کیا ہے ؟

جواب : ہمارے خیال میں مرد عورت کے درمیان حیا و پردہ اور حرمت و حائل پیدا ہونے کی اجتماعی بنیاد تلاش کرنے کے لئے نہ تو مرد کے زہد و ریاضت کی طرف جانا چاہئے، نہ عورت کے استثمار کے سلسلہ میں مرد کی خواہش کو دیکھنا چاہئے، نہ مرد کے حسد کو اس کا سبب

سمجھنا چاہئے، نہ سماجی امن و امان کے فقدان کو اس کی وجہ جاننا چاہئے اور نہ ہی عورتوں کا زنانہ پن اس کا باعث سمجھا جانا چاہئے ۔ کم سے کم ان امور میں اس کی تلاش کم کرنا چاہئے ۔

اس حقیقت کی بنیاد کو عورت کی فطری لیکن ماہرانہ تدبیر میں تلاش کرنا چاہئے ۔

سوال نمبر : ٤٠ ۔ ذرا یہ فرمائیے کہ شرم و حیا ایک فطری امر ہے یا یہ ایک کسبی چیز ہے ؟

جواب : جب مرد کے مقابلہ میں عورت نے اپنے رتبہ و منزلت کو پہچان لیا اور اسے اپنے مقابلہ میں مرد کی کمزوری سمجھ میں آگئی تو جس طرح مرد کے دل میں اترنے کے لئے اس نے آرائش اور زیور آلات کا سہارا لیا اسی طرح اس نے

اپنے آپ کو مرد سے دور رکھنے کا طریقہ اپنایا ۔ اس کی سمجھ میں آگیا کہ اسے اپنے آپ کو مفت کا مال قرار نہیں دینا چاہئے بلکہ مرد کے عشق و طلب و تقاضے کی آگ کو شعلہ ور کرنا چاہئے تاکہ اس طرح اپنی منزلت و رتبہ کو مزید بڑھادے ۔

ویل ڈورینٹ کا کہنا ہے کہ :

' حیا ایک فطری امر نہیں ہے بلکہ کسبی ہے ، عورتوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ کھیل کے دست و دل، مایہ ننگ و عار ہیں اس لئے یہ بات لڑکیوں کو سکھادی ہے ' ۔

سوال نمبر : ٤١ ۔ کیا آپ کو نہیں لگتا کہ گزشتہ زمانے کے مقابلہ میں آج مرد

عورت کے درمیان عشق و محبت کا خلا پایا جاتا ہے ؟

جواب : آج یورپ اور امریکا میں ایک خلا جو پایا جاتا ہے وہ عشق و محبت کا خلا ہے ۔ یورپ کے دانشمندوں کی تحریروں میں یہ بات بہت دکھائی دیتی ہے کہ آج کے زمانے میں عورت مرد کی آزادی اور آوارگی کے لئے سب سے پہلے عشق، جذبات اور گرمی ہی بلی کے بکرے بنے ہیں ۔ آج کی دنیا میں کہیں بھی لیلا اور مجنوں یا خسرو اور شیریں جیسے مشرقی عشق پروان نہیں چڑھ پاتے ۔

سوال نمبر : ٤٢ ۔ ذرا مردوں کی خانہ نشینی کے بارے میں کچھ وضاحت

فرمائیں اور بتائیں کہ کیا مردوں کا گھر میں بند رہنا صحیح ہے ؟

جواب : مالک اشتر کے نام حضرت علی علیہ السلام کے دستور میں اس طرح آیا ہے : ' فلا تطوّلنّ احتجابک عن رعیّتک ' یعنی لوگوں کے درمیان رہو اور لوگوں سے اپنے آپ کو کم پنہاں رکھو ۔ دربان یا نوکر تم کو لوگوں سے دور نہ کرے ؛ بلکہ اپنے آپ کو لوگوں سے رابطہ میں رکھو اور لوگوں سے ملاقات کرتے رہو تاکہ کمزور اور ضرورت مند لوگ تم سے اپنی ضرورت اور شکایت کو بیان کرسکیں اور تم مختلف امور سے لاعلم نہ رہو ۔

سوال نمبر : ٤٣ ۔ براہ مہربانی لفظ ' پردہ ' اور لفظ ' حجاب ' نیز لفظ ' ستر ' کے بارے میں کچھ توضیح فرمائیں !

جواب : عورت کے لباس کے لئے لفظ ' پردہ ' یا لفظ ' حجاب ' کا استعمال نسبتا ایک نئی اصطلاح ہے ۔ پہلے خصوصا فقہاء کی اصطلاح میں لفظ ' ستر ' استعمال ہوتا تھا جو کہ چھپانے کے معنی میں ہے ۔ فقہاء نے کتاب الصلاۃ میں اور اسی طرح کتاب النکاح میں اس موضوع کا تذکرہ کیا ہے اور وہاں اسی لفظ ' ستر ' کا استعمال ہوا ہے نہ کہ لفظ ' پردہ ' یا لفظ ' حجاب ' کا ۔

بہتر تو یہی تھا کہ اس لفظ کو نہ بدلا جاتااور ہم ہمیشہ اسی لفظ ' ستر ' کو استعمال کرتے ۔ کیونکہ حجاب کے مشہور

معنی پردہ کے ہیں اور اگر ' چھپانے ' کی جگہ میں استعمال کیا جائے تو ' پس پردہ ' کے معنی میں ہوجائے گا یعنی عورت پردے کے پیچھے ہے - یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں اسلام یہ چاہتا ہے کہ عورت ہمیشہ پردے کے پیچھے یعنی گھر میں بند رہے اور باہر نہ جائے، جبکہ ایسا نہیں ہے -

سوال نمبر : ٤٤ ۔ ذرا عورتوں کے لباس کے بارے میں اسلام کے نقطہ نظر کو بیان فرمائیں !

جواب : اسلام کی نظر میں عورتوں کے لباس پہننے کا طریقہ یہ ہونا چاہئے کہ عورتیں مردوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے میں اپنے بدن کو چھپائے رکھیں اور خود نمائی اور جلوہ گری سے پرہیز کریں ۔ اس

سے متعلق آیتیں بھی اسی کو بیان کرتی ہیں اور فقہاء کے فتاوی بھی اسی بات کی تائید کرتے ہیں ۔ اور ہم اس لباس کے حدود کو قرآن و سنت سے استفادہ کرتے ہوئے ذکر کریں گے ۔ اس مسئلہ کی متعلقہ آیتوں میں لفظ ' حجاب ' کا استعمال نہیں ہوا ہے ۔ اس سلسلہ کی آیتیں یعنی سورہ نور میں اور سورہ احزاب کی آیات میں عورت مرد کے لباس کی حد بندی کی گئی ہے اور ان کے رابطہ قائم کرنے کی حدوں کو بتایا گیا ہے اور اس میں لفظ ' حجاب ' کہیں بھی مذکور نہیں ہے ۔ وہ آیت جس میں لفظ ' حجاب ' کا استعمال ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج کے سلسلہ میں ہے ۔

سوال نمبر : ٤٥ ۔ اچھا ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور کے ساتھ شادی کرنے سے کیوں منع کیا گیا ہے ؟

جواب : رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج کو آپ کے بعد کسی دوسرے کے ساتھ شادی کرنے سے جو روکا گیا ہے اس کی وجہ میری نظر میں یہی ہے کہ بعد کا شوہر اپنی زوجہ کے احترام و شہرت سے سوء استفادہ کرسکتا تھا اور کوئی فتنہ کھڑا کرسکتا تھا ۔ لہذا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجات کے سلسلہ میں اگر شدت اور تاکید کے ساتھ حکم آیا ہے تو اس کی وجہ یہی ہے ۔

سوال نمبر : ٤٦ ۔ جنسی حصول سرور کو محدود کرنے میں کیا کیا فائدے ہیں ؟

جواب : اسلام کے نقطہ نظر سے جنسی حصول سرور و شادمانی کو اگر خانوادے اور حلال ازواج میں محدود رکھا جائے تو نفسیاتی اور اجتماعی حفظان صحت کے لحاظ سے مدد ملے گی اور فیملی لحاظ سے بھی گھر کے افراد اور میاں بیوی کے درمیان مکمل قلبی لگاؤ اور خلوص و محبت برقرار ہونے کا باعث ہوگا ۔ اور اجتماعی لحاظ سے بھی کام اور روزگار کی حفاظت اور بہبود کا سبب بنے گا ۔ اور مرد کی نگاہ میں عورت کا رتبہ و منزلت بھی بڑھ جائے گا ۔

سوال نمبر : ٤٧ ۔ جنسی لذت و سرور کے ساتہ کام کرنا اور سرگرمیوں میں مشغول رہنا کیسا ہے اس سلسلہ میں کچہ وضاحت بیان فرمائیں !

جواب : اسلام میں پردہ اور حجاب کا مسئلہ ایک بنیادی اور بڑے مسئلہ سے نکلتا ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ اسلام چاہتا ہے کہ جنسی لذتیں وہ چاہے آنکھوں سے متعلق ہوں یا مس کرنے اور چھونے سے یا کسی اور طرح کی ہوں وہ سب کی سب گھریلو ماحول اور قانونی دائرہ کار میں محدود ہونا چاہئیں اور باہر کے سماج اور معاشرہ کو عمل اور سرگرمیوں کے لئے ہونا چاہئے ۔ اور آج کا مغربی نظام اس کے برخلاف ہے جس نے کام اور عمل کو جنسی لذت اندوزی سے خلط ملط کردیا ہے ۔ اسلام چاہتا ہے کہ یہ دونوں ماحول اور یہ دونوں فضائیں ایک دوسرے سے الگ ہوں ۔

سوال نمبر : ٤٨ ۔ ہمیں یہ بتائیے کہ عورت مرد کے درمیان اگر کوئی فاصلہ و احترام نہ ہو تو اس کے نتائج کیا ہوں گے ؟

جواب : عورت اور مرد کے درمیان فاصلہ اور حرمت و احترام نہ ہو اور آوارگی کے ساتھ رہنے سہنے کو اگر کھلی چھوٹ دے دی جائے تو جنسی خواہشات بھڑکیں گی اور سیکسی طوفان امڈ پڑیں گے اور پھر سیکس اور جنسیات ایک نہ بجھنے والی جذباتی اور اندرونی پیاس میں تبدیل ہوجائیں گے ۔ جنسی خواہشات ایک طرح کی مضبوط، قوی، گہری اور ' دریا صفت ' خواہشات ہیں جن کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے، ان میں جتنا اترا جائے وہ اتنی ہی گہری اور ان کی

لہریں اتنی ہی سرکش ہوتی جاتی ہیں ۔ ایک آگ کی طرح کہ جتنا بھی انھیں ایندھن دیا جائے ان کی لپٹیں اتنا ہی آسمان سے باتیں کرنے لگیں گی ۔

سوال نمبر : ٤٩ ۔ انگریزی جدیدیت اور عورتوں سے لذت اندوزی کے سلسلہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے ؟

جواب : نئے زمانے میں یہ سب کام حرم سرا کی طرح نہیں ہیں ، بلکہ دوسری طرح ہیں اس فرق کے ساتھ کہ نئے زمانے میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خسرو پرویز یا ہارون رشید کی طرح انسان کے پاس وسائل و اسباب ہوں بلکہ اس زمانے میں اگر خسرو پرویز اور ہارون رشید کا عشر عشیر بھی رکھتا ہو پھر بھی ان کے

برابر عورت سے لذت اندوزی کرسکتا ہے
۔

سوال نمبر : ۵۰ ۔ یہ فرمائیے کہ ' تغزل ' انسان کے اندر کونسی حس کو پیدا کرتا ہے ؟

جواب : کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ انسان کے اندر پایا جانے والا ' تغزل ' نامی جذبہ آخر کونسی حس ہے ؟

پوری دنیا کی ادبیات کا ایک حصہ عشق و غزل پر مشتمل ہے ۔ ادبیات کی اس قسم میں مرد اپنے معشوق و محبوب کی تعریف و ستائش کرتا ہے، اس کے سامنے اپنی نیازمندی کو پیش کرتا ہے ۔ اسے بڑا اور اپنے آپ کو چھوٹا بناکر پیش کرتا ہے ۔ اپنے آپ کو اس کی ذرا سی عنایت و

توجہ کا نیازمند بتاتا ہے ۔ اس بات کا دعوی کرتا ہے کہ

اس کی طرف سے فقط اک نگہ التفات

میری طرف سے مگر لاکھوں جانیں نثار

اس کی جدائی اور فراق میں روتا ہے چیخ و پکار کرتا ہے ۔

سوال نمبر : ٥١ ۔ نامحرم پر نگاہ ڈالنے اور تاک جھانک کرنے کے بارے میں آپ کا نظریہ کیا ہے ؟

جواب : نامحرم عورت مرد کی نگاہ ایک دوسرے کے اوپر نہیں ٹھہرنا چاہئے، انہیں تانک جھانک نہیں کرنا چاہئے، شہوت کی نگاہ ایک دوسرے پر نہیں ڈالنا چاہئے، ایک دوسرے پر حصول لذت کے لئے نظر نہیں ڈالنا چاہئے ۔ ایک فرض

خاص طور سے عورتوں کے لئے رکھا گیا ہے کہ اپنے بدن کو نامحرموں سے چھپائے رکھیں اور سماج اور عام جگہوں پر جلوہ حسن اور اپنی زینت کا اظہار نہ کریں ۔ کسی طرح، کسی بہانے اور کسی بھی صورت میں کوئی ایسا کام نہ کریں جو غیر اور نامحرم مرد کے جذبات کو بھڑکانے کا سبب بنے ۔

سوال نمبر : ۵۲ ۔ ذرا یہ فرمائیے کہ انسان جنسی لذتوں سے سیر ہوسکتا ہے یا نہیں ؟

جواب : جس طرح سے انسان (وہ چاہے عورت ہو یا مرد)مال و ثروت اور جاہ و مقام کے اعتبار سے کبھی سیراب نہیں ہوسکتے اسی طرح وہ جنسی لحاظ سے بھی سیر نہیں ہوسکتے ۔

کوئی بھی مرد زیبائی سے اور کوئی بھی عورت مردوں کے دلوں کو مسخر کرے سے سیراب نہیں ہوسکتی ۔ خلاصہ یہ کہ کوئی دل ہوس سے چین و سکون نہیں پاسکتا ۔

سوال نمبر : ۵۳ ۔ حجاب اور پردہ کے فلسفہ اور جنسی خواہشات کے کنٹرول کرنے کی وجہ کے سلسلہ میں ذرا کچھ وضاحت فرمائیں !

جواب : نامحرم سے حجاب اور پردہ اور غیر مرد عورت سے جنسی خواہشات کو پورا کرنے پر پابندی لگانے کا فلسفہ خانوادگی ماحول کے لحاظ سے یہ ہے کہ نفسیاتی اعتبار سے قانونی اور شرعی زوجہ یا شوہر کو انسان کی خوش بختی اور سعادت کا سبب شمار کیا جاتا ہے ۔

جب کہ جنسی طور سے آزاد نظام میں قانونی اور شرعی زوجہ یا شوہر کو ہمیشہ ایک مزاحم، دشمن اور رقیب شمار کیا جاتا ہے اور اسے ایک طرح کی قید سمجھا جاتا ہے ۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گھرانے اور خانوادے کی بنیاد کو دشمنی اور نفرت کے اوپر رکھا جاتا ہے ۔

سوال نمبر : ٥٤ ۔ ذرا جنسی روابط کے لحاظ سے مختلف سماجوں کے درمیان کے روابط کو بیان فرمائیے !

جواب : ایک وہ سماج جو جنسی روابط کو خاندانی ماحول اور قانونی شادی کے اندر محدود کرتا ہے، اور ایک وہ سماج جس میں جنسی روابط کو آزادی حاصل ہوتی ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اول الذکر سماج میں شادی کے ذریعہ محرومی

کا خاتمہ ہوتا ہے اور موخر الذکرسماج میں شادی کو ایک طرح کی محرومی اور محدودیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ۔ جنسی آزادی والے ماحول میں شادی کے ذریعہ لڑکا لڑکی کے آزادانہ روابط کا خاتمہ ہوجاتا ہے اور انھیں شادی کے سبب اس بات پر مجبور ہونا پڑتا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے وفادار رہیں۔ اور اسلامی سسٹم میں ان دونوں کی اب تک کی محرومیتوں اور محدودیتوں کا خاتمہ ہوجاتا ہے ۔اور ان کا انتظار ختم ہوجاتا ہے ۔

سوال نمبر : ۵۵ ۔ آپ کی نظر میں روابط جنسی کو خانوادے اور گھرانے سے اجتماع اور سڑکوں پر لانے کی وجہ سے کیا پریشانیاں سامنے آسکتی ہیں ؟

جواب : جنسی روابط کو گھر سے سماج اور سڑکوں پر لانے کے سبب روزگار اور کام کرنے کی طاقت کم ہوگی ۔

یہ اس کے برخلاف ہے جو حجاب کے مخالفین کہتے ہیں کہ ' حجاب اور پردہ سماج کے افراد میں سے آدھے لوگوں کی طاقت اور انرجی کوبے کار اور معطل کرنے کا سبب ہے '

کیونکہ حقیقت اس کے برعکس ہے کہ بے حجابی اور جنسی روابط کو آزادانہ رواج دینے سے اجتماعی انرجی معطل ہوجاتی ہے ۔

سوال نمبر : ٥٦ ۔ براہ کرم عورتوں کے سلسلہ میں اسلام کا نقطہ نظر بیان فرمائیں کہ عور ت گھر سے باہر نکل سکتی ہے یا نہیں ؟

جواب : اسلام نہ تو یہ کہتا ہے کہ عورت گھر سے باہر نہ جائے اور نہ ہی یہ کہتا ہے کہ وہ تعلیم کا حق نہیں رکھتی بلکہ اسلام نے تعلیم کے حصول کو عورت مرد کا مشترکہ فرض قرار دیا ہے ۔ اسلام نے عورت کے اوپر کسی خاص طرح کی اقتصادی اور معاشی سرگرمی کے سلسلہ میں پابندی بھی نہیں لگائی ہے ۔ اسلام واقعا یہ نہیں چاہتا کہ عورت بے کار و بے آبرو ہو ۔ اسلام یہ بھی نہیں چاہتا کہ عورت باطل و معطل ہو ۔ چہرے اور گٹوں تک ہاتھوں کو چھوڑکر باقی بدن کو چھپانا کسی بھی طرح کی اجتماعی، سماجی معاشی یا ثقافتی سرگرمی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے ۔ اجتماعی قوت و انرجی کے تعطل اور بے کار ہوجانے کا

سبب در اصل یہ ہے کہ کام کی فضا کو شہوانی لذت جوئی سے آلودہ کردیا جائے ۔

سوال نمبر : ٥٧ ۔ یہ بیان فرمائیے کہ کیا ہماری عورتوں کو بھی مغربی عورتوں کی طرح جدت پسندی اور زمانے کے تقاضوں کی طرف قدم اٹھانا چاہئے ؟

جواب : جی ہاں گویا آپ چاہتے ہیں کہ ہماری عورتوں کو 'تجدد' اور 'تقدم' اور 'زمانے کے تقاضوں' کے بہانہ سے ہر دن اور ہر گھڑی ان وسائل کے ذریعہ اپنی نمائش کرنا چاہیے جو سرمایہ داری کی دنیا تیار کرتی ہے تاکہ یورپ کے کارخانوں کے لئے ایک لائق صارف کی جگہ لے لے! اگر ہماری عورت چاہے کہ اپنے آ پ کو صرف اپنے قانونی اور شرعی شوہر کے لئے یا خواتین کی

خصوصی محفلوں کے لئے سجائے سنوارے تو نہ ہی وہ مغربی سرمایہ داروں کے لئے ایک لائق صارف ہوگی اور نہ ہی وہ اپنے دوسرے فرض کو نبھا سکتی ہے یعنی وہ نہ تو جوانوں کے اخلاق کو خراب کرسکتی ہے نہ ان کے ارادوں کو کمزور کرسکتی ہے اور نہ ہی مغرب کے مفاد میں اجتماعی کارکردگی کے اندر خلل انداز ہوسکتی ہے!

سوال نمبر : ۵۸ ۔ذرا یہ فرمائیے کہ عورتیں کس طرح اپنے عزت و احترام میں اضافہ کرسکتی ہیں ؟ اور قرآن کے نقطہ نظر کو بھی بیان فرمائیں !

جواب : اسلام نے عورت کو ترغیب دلائی ہے کہ وہ اس ذریعہ سے استفادہ کرے ۔ اسلام نے خاص طور سے زور دیا ہے کہ

عورت جتنا زیادہ متانت ،وفاداری اور عفت کا خیال رکھے گی اور جتنا ہی مردوں کی نگاہوں کے لئے نمائش نہیں بنے گی اتنا ہی اس کا احترام بڑھے گا ۔

بعد میں ہم سورہ احزاب کی آیات کی تفسیر میں بتائیں گے کہ قرآن کریم جہاں یہ کہتا ہے کہ اپنی عورتوں سے حجاب کراؤ ، اسی جگہ فرماتا ہے : ' ذلک ادنی ان لا یعرفن فلا یودین ' یعنی یہ کام اس کے لئے بہتر ہے کہ وہ عفت سے پہچانی جائیں اور پتہ چلے کہ وہ اپنے آپ کو مردوں کے اختیار میں نہیں دیتی ہیں ۔مردوں سے دوری اوریک گونہ وقار کے سبب وہ ان افراد کی اذیت اور چھیڑ خانیسے محفوظ رہیں گی جو ہلکے پست حرکتوں کے عادی ہیں ۔

سوال نمبر : ۵۹ ۔ حجاب کے مخالفین کی نظر کو بھی بیان فرمائیے !

جواب : عورت کے پردہ و حجاب پر پہلا اعتراض تو یہی کرتے ہیں کہ حجاب کی کوئی معقول دلیل نہیں ہے اور جو چیز منطقی نہیں ہے اس کا دفاع نہیں کرنا چاہئے ۔ کہتے ہیں کہ حجاب کا سبب

یا تو ناامنی اور غارت گری رہی ہے جو کہ اس زمانے میں نہیں ہے ۔

یا پھر اس کا سرچشمہ رہبانیت اور ترک لذت دنیا رہا ہے جو کہ ایک باطل اور غلط سوچ ہے ۔

یا اس کی وجہ مرد کی اقتدار پسندی اور خود خواہی رہی ہے جو کہ ایک انتہائی

پست صفت ہے اور اس سے مقابلہ کیا جانا چاہئے ۔

یا پھر اس کی بنیاد یہ سوچ ہے کہ عورت ایک پست وپلید وجود ہے جو کہ ایک طرح کی خرافات سے پرہے ۔

سوال نمبر : ٦٠ ۔ عورت کے خانہ نشین ہوجانے اور مردوں کے روبرو ہونے کے درمیان کیا فرق ہے ذرا اس کو بیان فرمائیے !

جواب : اس میں زمین آسمان کا فرق ہے کہ کوئی یہ کہے کہ عورت کو گھر میں بند کردیا جائے یا پھر اس کے مقابلہ میں یہ کہا جائے کہ عورت جب مرد کے روبرو ہو تو حجاب کے ساتھ ہو ۔

اسلام میں عورت کو قید کرنے یا اس کو بند کرنے کا کو ئی حکم نہیں ہے ۔

اسلام میں پردہ اور حجاب ایک فرض ہے جسے عورت کے اوپر رکھا گیا ہے کہ وہ مرد سے روبرو اور اس سے معاشرت کے وقت، لباس کے سلسلہ میں ایک خاص کیفیت کا لحاظ رکھے ۔ یہ فرض نہ تو مرد کی طرف سے اس کے اوپر تھوپا گیا ہے اور نہ ہی یہ ایسی چیز ہے جو اس کے مقام ومنزلت کے منافی ہو اور نہ ہی ایسا حکم ہے جو اس کے لئے اللہ کے خلق کردہ فطری حقوق سے تجاوز کرتا ہو ۔

سوال نمبر : ٦١ ۔ یہ فرمائیے کہ ایک عورت کو گھر سے کس طریقہ سے نکلنا چاہئے ؟

جواب : عورت کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ گھر سے نکلے تو متانت، وقار اور عزت کا خیال رکھے ۔ چال ڈھال اور لباس کے انداز میں کوئی ایسا طریقہ نہ اپنایا جائے جو بھڑکیلا ہو ۔ عملی اعتبار سے مرد کو اپنی طرف متوجہ نہ کرے ، لباس بھڑکیلا نہ ہو، چلنے کا انداز بھڑکیلا نہ ہو، بولنے کے انداز میں زبردستی میوزک نہ پیدا کرے ۔ کیونکہ کبھی انسان کا انداز بولتا ہے، چال اور ادابولتی ہے، اس کے طرز تکلم کا تقاضہ کچھ اور ہوتا ہے ۔

سوال نمبر : ٦٢ ۔ یہ بتائیے کہ کیا یہ ضروری ہے کہ عورت گھر سے نکلتے وقت اپنے شوہر سے اجازت لے ؟

جواب : گھر کی مصلحت کا تقاضا ہے کہ عورت کا گھر سے نکلنا شوہر کی اجازت اور اس کی مصلحت بینی کے ساتھ ہو ۔ البتہ مرد کو بھی چاہئے کہ گھر کی مصلحت کے حدود میں اپنی رائے دے نہ کہ اس سے باہر ۔

کبھی کبھی ممکن ہے کہ عورت کا حتی اپنے رشتہ داروں کے یہاں جانا بھی مصلحت کے خلاف ہو ۔ مثلا عورت چاہتی ہے کہ اپنی بہن کے یہاں جائے اور اس کی بہن ایک فسادی اور فتّین عورت ہے جو عورت کو اپنے خانوادے کے مفادات کے خلاف اکساسکتی ہے ۔

سوال نمبر : ٦٣ ۔ برائے مہربانی یہ بتائیے کہ اسلام میں حجاب کے مبانی اور پردے کی بنیادیں کیا ہیں ؟

جواب : اسلام میں حجاب کی بنیاد یہ ہے کہ جنسی لذت اندوزی صرف اور صرف فیملی (یعنی قیام خاندان اور افزائش نسل کے)حدود میں اور صرف اور صرف شرعی زوجہ اور شوہر سے ہونا چاہئے اور سماج اور اجتماع میں اس کی سرگرمیاں صرف کام اور روزگارسے مربوط ہونا چاہئے ۔ اسی وجہ سے اسلام عورت کو اس کی اجازت نہیں دیتا کہ وہ گھر سے اس طرح نکلے کہ کسی مرد کے جنسی جذبات کے متحرک ہونے کا سبب بنے ۔ اور مرد کو بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ تاک جھانک کرے ۔ ایسا حجاب نہ صرف یہ کہ عورت کی قوت کار کو کمزور نہیں کرتا بلکہ اجتماع اور سماج کی قوت کار میں اضافہ کا سبب بنتا ہے ۔

سوال نمبر : ٦٤ ۔ نیازمانہ یہ ہے کہ تاجر لوگ اپنا سودا بیچنے کے لئے بے پردہ عورتوں کی تصویر سے استفادہ کرتے ہیں، اس سلسلہ میں اپنی رائے بیان کیجئے !

جواب : ہاں ایک طرح کی معاشی سرگرمی کے طور پریہ چیز رائج ہوگئی ہے، اسے بے پردگی کے نتائج میں شمار کیا جانا چاہئے ۔ بیچنے والا بجائے اس کے کہ اچھی چیز اور اچھا سودا مہیا کرے ، ایک لڑکی کو کاؤنٹر پر بٹھا دیتا ہے ۔ اس کے زنانہ پن اور عصمت و عفت کے سرمایہ کو کرایہ پر لے لیتا ہے اور اسے پیسہ اینٹھنے اور جیب خالی کرنے کا حربہ بنا لیتا ہے ۔ ایک دوکان دار کو چاہئے کہ چیز کو ویسی ہی دکھائے جیسی

وہ ہے لیکن ایک حسین لڑکی اپنی ادا اور اپنے زنانہ پن کے ذریعہ اور اپنے جنسی جاذبہ کو دکھاکر خریدار کو فریب میں لے لیتی ہے ۔ بہت سے وہ لوگ جو خریدنا بھی نہیں چاہتے وہ بھی اس سے صرف چند منٹ بات کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ خرید لیتے ہیں ۔

سوال نمبر : ٦٥ ۔ ذرا یہ فرمائیے کہ اگر جنسی لذت اندوزی کے سلسلہ میں پابندی کو اٹھالیا جائے تو کیا مشکل کھڑی ہوجائے گی ؟

جواب : یہ ٹھیک ہے کہ محرومیت خصوصا جنسی محرومیت کے انتہائی ناگوار نتائج ہوتے ہیں اور فطری تقاضوں سے مطابقت رکھنے والے جذبات سے مقابلہ کرنا درست نہیں ہے ؛ لیکن

اجتماعی محدودیتوں اور پابندیوں کو ختم کرنے سے بھی مسئلہ حل نہیں ہوسکتا، بلکہ اور بڑا ہوجائے گا ۔

جنسی اور دیگر جذبات سے پابندی اور قیود و حدود کو ختم کرنا حقیقی عشق کے مفہوم کو ختم کرکے رکھ دے گا ؛ دوسری طرف فطرت میں بوالہوسی اور آوارگی پیدا ہوجائے گی ۔ یہ وہ مقام ہے جہاں جتنا بھی سپلائی کیا جائے اتنا ہی ہل من مزید کاتقاضا اور ہوا ہ ہوس میں اضافہ ہوتا جائے گا ۔

سوال نمبر : ٦٦ ۔ ذرا یہ بیان فرمائیے کہ عشق اور ہوس میں کیا فرق ہے اور یہ بتائیے کہ ان میں کونسا زیادہ گہرا ہے ؟

جواب : ' عشق ' اور بقول ابن سینا کے ' عشق عفیف ' اور حرص و ہوس اگر چہ

دونوں ہی روح سے متعلق ہیں لیکن اس کے باوجود دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے ۔ عشق ایک تو گہرا ہے دوسرے قوتوں کو یک رخی عطا کرتا ہے تیسرے یہ کہ عشق یگانہ پسند ہے ۔ اس کے برخلاف حرص و ہوس ایک تو سطحی ہے دوسرے قوتوں کو پراکندہ کرتی ہے تیسرے یہ کہ یگانہ پسند نہیں ہے بلکہ ہرجائی ہے اور ہر جگہ منه مارنے کی عادت والی ہے ۔

سوال نمبر : ٦٧ ۔ ہمیں یہ بتائیے کہ فطری ضرورتوں کی کتنی قسمیں ہیں ؟

جواب : فطری ضرورتیں دو طرح کی ہوتی ہیں :

ایک تو محدود اور سطحی ضرورتیں ہیں مثلا کھانا، پینا اور سونا ۔ ضرورتوں کی

اس قسم میں جیسے ہی جسمانی ضرورت ختم ہوتی ہے اور خواہش سیر ہوتی ہے ویسے ہی انسان کی طلب ختم ہوجاتی ہے بلکہ ممکن ہے کہ نفرت اور دوری میں تبدیل ہوجائے ۔ لیکن فطرت کی دوسری قسم گہری، دریا صفت اور ہیجان والی ہے جیسے مال پرستی اور جاہ طلبی ۔ جنسی خواہش میں دو پہلو پائے جاتے ہیں : جنسی گرمی کے لحاظ سے یہ پہلی قسم میں آتی ہے اور جنس قوی اور جنس ضعیف کی ایک دوسرے کی طرف تمایل کے سلسلہ میں یہ اس طرح نہیں ہے ۔

سوال نمبر : ٦٨ ۔ جنسی شہوت کے سلسلہ میں کچھ وضاحت فرمائیں گے ؟

جواب : جنسی شہوت وہی ہے جو قدیم حرم سرا والوں میں اور نئے مال داروں

اور غیر مالداروں سب میں پائی جاتی ہے ۔ یہ بھوک تنوع اور قسم قسم کی خواہش کی بھوک ہے ۔ ایک سے دل بھرجاتا ہے تو دوسرے کی طرف مڑجاتا ہے ۔ درجنوں افراد اختیار میں ہیں اور دوسرے درجنوں لوگوں کا اسیر ہے ۔ اور یہی بھوک کی قسم ہے جو آزاد یا آوارہ سماج کے اندر پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بھوک ہے جسے ' ہوس ' کہا جاتا ہے ۔

سوال نمبر : ٦٩ ۔ ہمیں بتائیے کہ جو شخص شہوت پرست ہو تو کیا ہوا و ہوس اس کو سیراب کرسکتی ہے ؟

جواب : بھوک کی یہ قسم جسے ہوس کہا جاتا ہے ختم نہیں ہوسکتی ایسا شخص سیر نہیں ہوسکتا ۔ اگر کوئی شخص اس راستہ پر چل پڑے، فرض کریں کوئی شخص

ہارون الرشید یا خسرو پرویز کی طرح کا حرم سرا رکھتا ہے، ایسا حرم سرا جس میں حسین و جمیل اتنے ہوں کہ سال میں سب کا نمبر نہ آسکتا ہو پھر بھی اگر وہ سنے کہ دنیا میں فلاں جگہ پر ایک اور حسین ہے تو وہ اس کا طالب ہوجاتا ہے وہ یہ نہیں کہے گا رہنے دو میں سیر ہوچکا ہوں ۔ دوزخ کی حالت رہتی ہے کہ جتنا بھی اسے دیا جائے وہ ' ہل من مزید ' کہے گا ۔

سوال نمبر : ۷۰ ۔ یہ فرمائیے کہ نفس کس چیز سے مشابہت رکھتا ہے اور اگر اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا تو کیا ہوگا ؟

جواب : نفس اس بچہ کی طرح ہے جو ماں کی چھاتی سے مانوس ہے ۔ اگر اسے اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ اسی

رجحان پر باقی رہے گا اور روز بروز وہ پختہ ہوتا جائے گا اور اگر اسے بالکل ہی ماں کی چھاتی سے چھڑا لیا جائے تو وہ اسی کا عادی ہوجائے گا ۔ کسی نے کہا ہے

النفس راغبة اذا رغبتها

واذا تردّ الی قلیل تقنع

یعنی جتنی بھی نفس کی خواہشات کو پورا کیا جائے اس کی خواہشات میں اتنا اضافہ ہی ہوتا جائے گا ، لیکن اگر اسے کم کی عادت ڈال دی جائے تو وہ اسی پر قانع ہوجائے گا ۔

سوال نمبر : ۷۱ ۔ براہ کرم یہ فرمائیے کہ فطری خواہشات و جذبات کو پرسکون

کرنے کے لئے کون کونسی چیزیں ضروری ہیں ؟

جواب : ہماری نظر میں فطری خواہشات کو پرسکون کرنے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں : ایک تو اس فطری خواہش اور جذبہ کو فطری ضرورت تک سیر کرنا ، دوسرے یہ کہ اس کو بے جا بھڑکنے سے روکنا ۔

انسان فطری ضرورتوں میں تیل کے کنویں کی طرح ہے کہ اس کے اندر مختلف گیسوں کے اکٹھا ہوجانے سے وہاں دھماکہ کا خطرہ ہوجاتا ہے ۔ ایسی صورت میں اس کی گیسوں کو نکال دینا چاہئے اور انھیں آگ کے حوالے کردینا چاہئے لیکن اس آگ کو زیادہ ایندھن نہیں دیا جاسکتا ۔

سوال نمبر : ۷۲ ۔ ذرا یہ فرمائیے کہ انسان مختلف چیزوں کی حرص کیوں کرتا ہے ؟

جواب : یہ جو کہا جاتا ہے کہ ' الانسان حریص علی ما منع ' یعنی انسان اس چیز کا زیادہ حریص ہوتا ہے جس سے اسے روکا جائے، تو یہ صحیح بات ہے ، لیکن اس کی کچھ وضاحت ضروری ہے ۔ انسان اس چیز کی حرص کرتا ہے جس سے روکا جائے اور ساتھ ہی ساتھ اس چیز کے لئے ابھارا بھی جائے یعنی اس کے دل میں اس چیز کی تمنا پیدا کی جائے اور پھر اس سے روک دیا جائے ۔ لیکن اگر کسی چیز کو پیش ہی نہ کیا جائے یا کم پیش کیا جائے تو اس کی حرص اور خواہش کم ہوگی ۔

سوال نمبر : ۷۳ ۔ ذرا یہ بتائیے کہ اسلام کے نقطہ نظر سے کسی دوسرے کے گھر میں داخل ہونے کا کیا حکم ہے ؟

اسلام کے نقطہ نگاہ سے کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ بغیر اجازت کے اور پہلے سے اطلاع دئے بغیر کسی کے گھر میں داخل ہو ۔

قرآن جس ماحول میں اترا اس عرب کے سماج میں یہ رواج نہیں تھا کہ کوئی کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لئے اس سے اجازت لیتا ۔ گھروں کے دروازے کھلے رہتے تھے ۔ جیسا کہ آج بھی دیہاتوں میں ایسا ہی ہے ۔ کبھی بھی یہ رسم نہیں تھی نہ دن میں نہ رات میں کہ دروازوں کو بند کیا جائے، جس نے یہ حکم دیا کہ مکہ کے گھروں میں

مصراعین یعنی دروازے کے دو پلوں کو قرار دیا جائے وہ معاویہ تھا ۔ اور اسی نے یہ حکم دیا کہ دروازوں کو بند کیا جائے ۔

سوال نمبر : ٧٤ ۔ ذرا یہ فرمائیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لئے کیا طریقہ اختیار فرماتے تھے ؟

جواب : روایات میں ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تھا کہ گھر میں موجود شخص کو اطلاع دینے کے لئے ذکر خدا کیا جائے ۔ مثلا سبحان اللہ یا اللہ اکبر وغیرہ ۔ ہمارے درمیان رواج ہے یا اللہ کہا جائے ۔ یہ رواج اسی حکم کے تحت ہے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اجازت لینے کا حکم کیا

خاندان اور گھر کے لوگوں کے سلسلہ میں بھی ہے ؟ کیا مثلا ماں یا بیٹی کے گھر میں جانے کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے ؟ تو آپ نے فرمایا : اگر تمہاری ماں اپنے کمرے میں برہنہ ہو اور تم وہاں گھس جاؤ تو کیا یہ اچھا ہوگا ؟ عرض کیا : نہیں ؛ فرمایا : لہذا اجازت لے کے جاؤ ۔

سوال نمبر : ۷۵ ۔ برائے مہربانی لفظ ' بصر ' اور لفظ ' عین ' کے سلسلہ میں کچھ وضاحت فرمائیے ؟

جواب : لفظ ' بصر ' اور لفظ ' عین ' میں فرق ہے ۔ جیساکہ ہماری زبان میں بھی لفظ ' نظر ' اور لفظ ' آنکھ ' کے درمیان فرق ہے ۔ ' عین ' جس کی اردو ' آنکھ ' ہے یہ جسم کے ایک خاص حصہ کا نام

ہے اور اس معنی میں اس عضو کی کارکردگی کا کوئی ذکر نہیں ہے ۔ اور لفظ ' بصر ' ہماری زبان میں اس کا مترادف یعنی ' نظر ' اس وجہ سے آنکه کے لئے استعمال ہوتا ہے کیونکہ دیکھنے کا خاص کام اس کے ذریعہ انجام پاتا ہے ۔ لہذا عین یعنی آنکه اور بصر یعنی آنکه کا کام یعنی دیکھنا ۔

لہذا یہ دونوں لفظیں اگرچہ ایک عضو کا نام ہیں لیکن ان کے محل استعمال میں فرق ہے ۔

سوال نمبر : ٧٦ ۔ ہمیں یہ بتائیے کہ قرآن کریم نے پردہ اور حجاب کے بارے میں کیا فرمایا ہے ؟

جواب : قرآن کا فرمان ہے ' ویحفظوا فروجھم ' یعنی مومنین سے کہئے کہ وہ

اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں ۔ ممکن ہے کہا جائے کہ آیت کا مقصود یہ ہے کہ مومنین پاک دامن رہیں اور اپنے دامن کو ہر اس چیز سے پاک رکھیں جو جائز نہیں ہے یعنی زنا اور فحشا اور ہر اس کام سے جو اس فہرست میں آتا ہے ۔ لیکن اسلام کے آغاز کے مفسرین کا خیال اسی طرح وارد ہونے والی روایات و احادیث کا مفہوم یہ ہے کہ ان دو آیتوں کے علاوہ قرآن کریم میں جہاں بھی لفظ ' فُرُج ' آیا ہے وہاں زنا ہی مراد ہے ۔ اور ان دو آیتوں میں مراد یہ ہے کہ نگاہ سے بچائیں اور ستر عورتین مقصود ہے ۔ اب چاہے ہم اس تفسیر کو لیں اور چاہے حفظ فرج کو عام پاک دامنی اور عفت کے معنی میں لیں بہر حال ستر عورت کو شامل ہوگی ۔

سوال نمبر : ۷۷ ۔ یہ فرمائیے کہ پردہ کے حکم کو عورت سے ہی مخصوص کیوں کیا گیا ہے ؟

جواب : اگر سوال یہ ہے کہ پردہ کا مسئلہ عورتوں سے مخصوص ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پردہ کی بنیاد عورتوں سے مخصوص ہے ۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا کہ عورت حسن و جمال کا مظہر ہے اور مرد عشق و شیفتگی کا مظہر ہے ۔ لہذا سیدھی سی بات ہے کہ عورت سے کہا جائے گا کہ اپنی نمائش نہ کرے نہ کہ مرد سے ۔ لہذا اگرچہ پردہ اور لباس کا حکم مردوں کو نہیں دیا گیا ہے لیکن پھر بھی مرد عورت سے زیادہ اپنے جسم کو چھپاکر گھر سے نکلتا ہے ؛ اس لئے کہ مرد کا دل تانک جھانک پر مائل ہوتا ہے

نہ کہ خود نمائی پر، اس کے برخلاف عورت کا دل خود نمائی کو چاہتا ہے نہ کہ تاک جھانک کو ۔ مرد کا تاڑنا اور تاک جھانک کرنا بہت سے مواقع پر عورت کو اپنی نمائش کرنے کے لئے ابھارتا ہے ۔ اور عورتوں میں تاک جھانک بہت کم پائی جاتی ہے لہذا مردوں میں خود نمائی کا جذبہ بہت کم ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ' تبرّج ' (اپنے بناؤ سنگھار کو ظاہر کرنا) عورتوں سے مخصوص ہے ۔

سوال نمبر : ۷۸ ۔ براہ کرم ' زینت ' کی ایک مختصر سی تعریف فرمائیں !

جواب : تفسیر کشاف میں لکھا ہے کہ :

زینت ان چیزوں سے عبارت ہے جن کے ذریعہ عورت اپنے آپ کو آراستہ کرتی ہے جیسے سونے کے زیور، سرمہ،

خضاب ۔ ظاہری زینت مثلا انگوٹھی، چھلا، سرمہ، خضاب وغیرہ کو ظاہر کرنے میں حرج نہیں ہے لیکن باطنی زینت مثلا دست بند، بازو بند، تاج، گوشوارے وغیرہ کو چھپانا چاہئے ۔ ہاں انھیں صرف ان کے اوپر ظاہر کیا جاسکتا ہے جن کا ذکر آیت میں ہے ۔

سوال نمبر : ۷۹ ۔ عورتوں کے مسائل کو لیکر کچھ لوگ کیوں اسلام کی طرف بد گمانی کی نگاہ دیکھتے ہیں ؟

جواب : ہم سب جانتے ہیں کہ آج سماج کا ایک بڑا طبقہ جو خواہ مخواہ اپنے آپ کو ' روشن فکر ' سمجھتا ہے وہ عورتوں کے مسائل کو لیکر اسلام کی طرف سے بد گمان ہے ۔اسے یہ پتہ ہی نہیں ہے کہ اسلام نے کیا کہا ہے ۔ یہ لوگ اسلام کے

سماجی فلسفہ سے ناآشنا ہیں لہذا ان کی بد گمانی سوفیصد بے جا اور غلط ہے ۔ یہ لوگ نہ صرف یہ کہ اپنی خواہشات نفسانی کے چکر میں حجاب کے پابند نہیں ہیں بلکہ چونکہ یہ لوگ اسلامی حجاب اور اس کی منطق سے آشنا نہیں ہیں لہذا ان کا خیال ہے کہ یہ خرافات ہے، ایک ایسا دستور ہے کہ جو انسان کی بدبختی کا سبب ہے اور یہی سوچ ان کے اسلام سے دور ہونے بلکہ اسلام سے خارج ہونے کا سبب بن گئی ہے ۔

سوال نمبر : ۸۰ ۔ کیا صرف توضیح المسائل کا مطالعہ عورتوں کے مسائل سے آگاہ ہونے کے لئے کافی ہے ؟

جواب : ظاہر سی بات ہے کہ صرف توضیح المسائل کا پڑھ لینا اور فتؤوں کے

سلسلہ میں معلومات کرلینا اس کے لئے کافی نہیں ہوسکتا ، بلکہ اس کے علاوہ احادیث و روایات کے سلسلہ میں استدلالی بحث اور فلسفہ اجتماعی کے بارے میں برہانی مطالعہ کی ضرورت ہے ۔ یہی رخ ہے جس نے ہمارے اوپر اس بحث کو لازم اور ضروری کردیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس مسئلہ کو استدلال اور برہان کے ساتھ بیان کررہے ہیں ۔

سوال نمبر : ٨١ ۔ ذرا یہ فرمائیے کہ اگر کوئی نابالغ لڑکا اور غلام کسی کی خلوت میں وارد ہونا چاہیں تو اس کے کیا مسائل ہیں کیا ان کے لئے بھی اجازت لینا ضروری ہے ؟

جواب : ' طوافون علیکم بعضکم علی بعض ' کے جملے سے پتہ چلتا ہے کہ

نابالغ لڑکوں اور غلاموں کے سلسلہ میں جو اجازت لینا ضروری نہیں ہے اس کا راز یہ ہے کہ ان کی زیادہ آمد و رفت کی وجہ سے ان کا بار بار اجازت لینا عسر و حرج کا باعث بنے گا اور ایک بڑی دشواری کھڑی ہوجائے گی ۔ لہذا در حقیقتیہاں کا اباحہ بھی اس باب سے کہ حکم دشواری کا سبب بن رہا ہے، نہ یہ کہ حکم کا ملاک نہیں پایا جارہا ہے ۔

سوال نمبر : ۸۲ ۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیے کہ کونسے بچوں کے لئے ضروری ہے کہ تین موقعوں پر اجازت لے کر داخل ہوں ؟

جواب : آیت میں جن بچوں کے لئے کہا گیا ہے کہ وہ تین مقامات پر بڑوں کی طرح اجازت لیکر داخل ہوں وہ ایسے

بچے ہیں جو ابھی بالغ نہیں ہوئے ہیں ۔ لہذا نابالغ بچے چاہے وہ ممیز ہوں اور چاہے بلوغ کے نزدیک ہوں یہ لوگ آیت میں معین شدہ تین مقامات کے علاوہ دوسرے موقعوں پر بغیر اجازت بھی خلوت میں داخل ہوسکتے ہیں ۔

سوال نمبر : ۸۳ ۔ ذرا یہ بیان فرمائیے کہ ' قواعد ' سے کیا مراد ہے ؟

جواب : ' قواعد ' سے مراد کیا ہے ؟ اس سے مراد وہ بوڑھی عورتیں ہیں جن کی عورت ہونے کی عمر گزر چکی ہو ۔ یعنی جنسی لحاظ سے اب وہ مردوں کی مطلوبہ نہیں رہ گئی ہیں ۔ لہذا اب انھیں شادی کی کوئی امید نہیں ہوتی، ممکن ہے ان میں شادی کی خواہش ہو لیکن اب شادی کی امید نہیں رہتی ۔ ' ان یضعن ثیابہن '

کے جملے سے پتہ چلتا ہے کہ عورت کے کپڑے دو طرح کے ہوتے ہیں : ایک باہر کے کپڑے ، اور ایک گھر کے کپڑے .

جس کی اجازت دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ یہ بوڑھی عورتیں اپنے اوپری کپڑے اتار سکتی ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود انھیں آراستگی اور خود نمائی کی اجازت نہیں دی گئی ہے .

سوال نمبر : ۸٤ ۔ ذرا ستر اور عفت کے بارے میں اسلام کے نقطہ نگاہ کو بیان فرمائیے !

جواب : جملہ ' ان یستعففن خیر لہن ' سے ایک کلی قانون اخذ کیا جاسکتا ہے اور وہ یہ کہ اسلام کی نگاہ میں عورت جتنا زیادہ بھی عفت کا پاس رکھے اتنا ہی زیادہ

مقبول ہے ۔ اور جو اجازت اور رعایت چہرے یا گٹوں تک ہاتھ کے سلسلہ میں مجبوری یا ضرورت کے پیش نظر دی گئی ہے اس کی وجہ سے اس اخلاقی اور اقداری قاعدہ نہیں بھولنا چاہئے ۔

سوال نمبر : ۸۵ ۔ عورتوں کے کمروں میں داخل ہونے کے سلسلہ میں اسلام کا کیا نقطہ نظر ہے ؟

جواب : مسلمان عرب بے پروائی کے ساتھ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرے میں داخل ہوجاتے تھے ۔ ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی گھر میں ہی ہوتی تھیں ۔ آیت نازل ہوئی کہ :

اول یہ کہ بغیر اجازت اور اچانک پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں

داخل نہ ہوں ۔ اور اگر کھانے کے لئے دعوت دی گئی ہے تو وقت پر آئیے اور وقت پر چلے جائیے اور قصہ گوئی اور ادھر ادھر کی گفتگو میں نہ لگئے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وقت نہ لیجئے ؛ اس سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشواری ہوتی ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے گھر سے نکالنے میں شرم کرتے ہیں لیکن خدا تم سے شرم نہیں کرتا ۔

دوم یہ کہ اگر کوئی چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ سے لینا چاہتے ہو تو پردہ کے پیچھے سے طلب کرو اور حجرے میں داخل نہ ہو ۔ یہ کام تمہادے دلوں اور ان کے دلوں کی پاکیزگی کے لئے بہتر ہے ۔

سوال نمبر : ٨٦ ۔ ذرا یہ بیان فرمائیے کہ ' جلباب ' کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : مفسرین کی نگاہ میں جلباب کے کیا معنی ہیں یہ واضح نہیں ہے ۔ البتہ جو بات واضح لگتی ہے وہ یہ ہے کہ لغوی اعتبار سے جلباب ہر اس لباس کے لئے استعمال ہوتا ہے جو بڑا ہو ۔ لیکن زیادہ تر اس اوڑھنی کے لئے استعمال ہوتا ہے جو چادر سے ذرا بڑی اور ردا سے ذرا چھوٹی ہوتی ہے ۔ اس کے علاوہ یہ بھی معلوم پڑتا ہے کہ عورتوں کے لئے دو طرح کی اوڑھنیاں رائج رہی ہیں : ایک چھوٹی اوڑھنی جسے ' خمار ' یا ' مقنعہ ' کہتے رہے ہیں اور عام طور سے اس کو گھر کے اندر استعمال کیا جاتا رہا ہے ۔

دوسری بڑی اوڑھنی جسے گھر کے باہر استعمال میں لایا جاتا تھا ۔

سوال نمبر : ۸۸ ۔ یہ بتائیے کہ ایک مسلمان عورت کو لوگوں کے درمیان کس طرح سے آمد و رفت کرنا چاہئے ؟

جواب : ایک مسلمان عورت کو چاہئے کہ اس طرح لوگوں کے درمیان رفت و آمد کرے کہ اس سے وقار، ٹھہراؤ اور عفت و پاکدامنی کی علامتیں ہویدا ہوں اور ا سے انھیں صفات سے پہچانا جائے ۔ ایسی صورت میں بیمار دل اور بری نظر والے اس سے مایوس ہوجائیں گے جو کہ اپنے شکار کی تاک میں رہتے ہیں ۔ اس صورت میں اس سے سوء استفادہ ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آئے گا ۔ یہ سب پر واضح ہے کہ آوارہ لوگ ہمیشہ ایسی

عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں جو نیم عریاں، چھچھوری اور وقار سے گری ہوتی ہیں ۔ اور جب ان پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ چھیڑ چھاڑ کیوں کرتے ہوتو وہ کہتے ہیں کہ اگر اسے یہ باتیں پسند نہ ہوتیں تو اس حلیہ میں باہر نہ آتیں ۔

سوال نمبر : ٨٩ ۔ ذرا لذت کے لئے دیکھنے کے بارے میں کچھ وضاحت فرمائیے !

جواب : نظر کے جائز ہونے کے مسئلہ میں اس بات کے اندر کوئی شک نہیں ہے کہ اگر یہ نگاہ ' تلذّذ ' یا ' ریبہ ' کے ساتھ ہو تو حرام ہے ۔

تلذذ یعنی لذت حاصل کرنا اور نگاہ لذت یعنی لذت حاصل کرنے کے لئے دیکھنا ۔ لیکن ' ریبہ ' کا مطلب یہ ہے کہ نگاہ تو

لذت اندوزی اور تاک جھانک والی نہیں ہے لیکن دیکھنے والے اور دیکھے جانے والے کی پوزیشن ایسی ہے کہ اس کا خطرہ ہے کہ اس نگاہ کی وجہ سے کوئی بڑی لغزش اور چوک ہوجائے ۔

سوال نمبر : ۹۰ ۔ چہرے اور گٹوں تک ہاتھوں کے چھپانے کے سلسلہ میں کچھ وضاحت فرماسکتے ہیں ؟

جواب : ہم گٹوں تک ہاتھوں اور چہرے کو چھپانے کو واجب مانیں تو پردہ و حجاب کا ایک فلسفہ وجود میں آئے گا اور اگر ان دونوں کو چھپانا واجب قرار نہ دیں تو ایک الگ فلسفہ وجود میں آئے گا ۔

اگر ہم پہلے راستے کو اپناتے ہیں کہ چہرہ اور ہاتھ دونوں کا چھپانا واجب ہے تو گویا ہم عورت کی پردہ نشینی کے فلسفہ کے

قائل ہیں اور اس کے لئے ہر کام کو ممنوع قرار دیتے ہیں سوائے ان کاموں کے جو گھر کے خاص ماحول میں انجام پائے یا خواتین کے مخصوص ماحول میں ہو ۔

لہذا عورت اجتماعی کاموں میں سے ہر کام کی ذمہ داری نبھا سکتی ہے ۔

سوال نمبر : ۹۱ ۔ کیا عورت ایک سادہ لباس کے ساتھ گھر سے باہر آسکتی ہے ؟

جواب : اگر عورت نے اپنی شرافت نہ بیچی ہو اور وہ عریاں باہر نہ آنا چاہے تو وہ ایک ایسے سادہ لباس کے ساتھ باہر نکل سکتی ہے جو اس کے تمام بدن اور سر کو چھپا سکتا ہو ہاں چہرہ اور گٹے تک ہاتھ کھلے رہ سکتے ہیں ۔ یہ طریقہ کسی بھی باہری کام میں رکاوٹ نہیں بن سکتا ؛ بلکہ اس کے برخلاف تبرج، خود

نمائی اور رنگ رنگ کے تنگ لباس عورت کو ایک بے کار و مہمل اور غیر فعال وجود میں تبدیل کردیتے ہیں ، جس کے سبب اسے ہر پل اپنے آپ کو بنانا سنوارنا پڑتا ہے ۔ ہم جلد ہی اس بات کی وضاحت کریں گے اور پہلے بھی ہم گزشتہ مفسرین سے نقل کرچکے ہیں کہ چہرے اور گٹے تک ہاتھوں کا استثناء حرج و پریشانی کے دور کرنے اور عورت کے کام کی رکاوٹیں ہٹانے کے لئے ہے اور اسی وجہ سے اسلام نے اسے واجب قرار نہیں دیا ہے ۔

سوال نمبر : ۹۲ ۔ مہربانی کرکے ہمیں یہ بتائیے کہ کیا یہ ضروری ہے کہ چہرہ اور گٹوں تک کے ہاتھ چھپے رہیں ؟

جواب : جو قول چہرے اور گٹے تک ہاتھوں کو بھی چھپانا واجب کہتا ہے ، اس کی بنیاد پر ' الّا ما ظہر ' (سوائے اس کے جو ظاہر ہے) کے استثناء کو اوپری کپڑوں میں منحصر کرنا پڑے گا ۔ اور یہ بات واضح ہے کہ استثناء کو اس معنی پر حمل کرنا بہت بعید بھی ہے اور قرآنی لغت کے خلاف بھی ۔ اوپری کپڑوں کو چھپانا کیونکہ ممکن ہی نہیں ہے لہذا اس کے استثناء کی بھی ضرورت نہیں ہے ۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ہے کہ لباس کو اسی وقت زینت کہا جاسکتا ہے جب بدن کا کچھ حصہ بھی کھلا ہوا ہو ۔ مثلا بے پردہ عورتوں کے سلسلہ میں کہا جاسکتا ہے کہ ان کا لباس ان کی ایک زینت ہے ۔ لیکن اگر کسی عورت نے اپنے آپ کو مکمل طور پر لباس سے چھپا رکھا ہو تو

اس کے لباس کو اس کی زینت نہیں کہا جاسکتا ۔

سوال نمبر : ۹۳ ۔ یہ بتاسکتے ہیں کہ عرب کی عورتیں پردہ کی آیت کے نازل ہونے سے پہلے حجاب کی رعایت کرتی تھیں یا نہیں ؟

جواب : تاریخی لحاظ سے مسلم ہے کہ مسلمان عورتیں پردہ کی آیت کے نازل ہونے سے پہلے عرب کے اس وقت کے رواج کے تحت اپنے چہرے کو نہیں چھپاتی تھیں، جیسا کہ ہم نے پہلے بھی نقل کیا ہے کہ وہ اپنی اوڑھنی اور روسری کو کانوں کے پیچھے سے لاکر اپنے پشت پر ڈال لیتی تھیں ۔ نتیجہ میں کان، گوشوارے، چہرہ، گردن اور گریبان دکھائی پڑتا تھا ۔

سوال نمبر : ۹٤ ۔ مُحرم کے بارے میں کچھ وضاحت کریں ، وہ مُحرم چاہے مرد ہو چاہے عورت !

جواب : مُحرم اگر مرد ہے تو سر کو کھولے اور اگر عورت ہے تو چہرے کو کھولے ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ عام حالات میں ان کے لئے جو آسانی اور سہولت تھی اس میں کچھ کمی کی گئی ہے ۔ لیکن چونکہ اللہ چاہتا تھا کہ حجاب اور پردہ کا قانون بہر حال اپنی جگہ پر قائم رہے لہذا عورت کو یہ حکم نہیں دیا گیا ہے کہ وہ اپنے سر کو کھولے اور صرف چہرہ کھولنے پر اکتفا کی گئی ہے اور اگر شارع یہ چاہتا کہ احرام کی حالت میں پردہ کے قانون سے چشم پوشی کرے تو عورت کو بھی سر کھولے رکھنے کا حکم دیتا ۔

اور فقہاء میں سے کسی نے یہ نہیں کہا ہے کہ اللہ کا مقصد یہ ہے کہ احرام کی حالت میں پردہ کولے کر وہ کسی استثناء کا قائل ہو ۔

سوال نمبر : ۹۵ ۔ چہرے اور گٹّے تک ہاتھوں کے چھپانے کے سلسلہ میں صدر اسلام کے مسلمانوں کی کیا سیرت رہی ہے اس بارے میں کچھ وضاحت فرمائیں گے ؟

جواب : سیرت ایسی چیز نہیں ہے جس سے آسانی کے ساتھ چشم پوشی کی جاسکے اگر واقعا صدر اسلام سے اب تک مسلسل مسلمانوں کی یہی سیرت رہی ہے کہ وہ چہرے اور گٹّے تک ہاتھوں کے چھپانے کو لازم و واجب شمار کرتے تھے تو یہی سیرت اس بات پر واضح دلیل ہوگی

کہ یہ وہ درس تھا جسے مسلمانوں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام سے سیکھا تھا ۔

سوال نمبر : ۹٦ ۔ اس بات کو بیان فرمائیے کہ کیا حجاب اور پردہ دوسری قوموں میں بھی رہا ہے یا نہیں ؟

جواب : ایران میں اور یہودیوں میں اسی طرح ان قوموں میں جو یہودیوں کی پیروی کرتی تھیں ان سب میں حجاب اُس پردہ سے کہیں زیادہ سخت اور شدید تھا جو اسلام نے چاہا ہے ۔ ان قوموں میں چہرے اور ہاتھوں کو بھی چھپایا جاتا تھا ۔ بلکہ بعض قوموں میں صرف عورت کے چہرے یا اس کی زینت کے چھپانے کی بات نہیں تھی بلکہ خود عورت کے چھپانے کی بات تھی ۔ اور یہ سوچ ایک

سخت اور پکی عادت میں تبدیل ہوگئی تھی ۔ اسلام نے اگرچہ ہاتھ اور چہرہ کا چھپانا واجب نہیں کیا لیکن اس کے چھپانے کو حرام بھی نہیں کیا ۔ یعنی اسلام نے چہرہ چھپانے کی مخالفت نہیں کی اور کھلے رکھنے کو بھی واجب قرار نہیں دیا ۔ لہٰذا غیر عرب قومیں جب مسلمان ہوئیں تو انھوں نے اپنے اسی پرانے رسم و رواج کی پیروی کی جو کہ اسلام کے خلاف بھی نہیں تھا ۔

سوال نمبر : ۹۷ ۔ چہرہ اور گٹوں تک ہاتھوں کے چھپانے کے واجب نہ ہونے کے سلسلہ میں کچھ وضاحت فرمائیں گے ؟

جواب : اس میں شک نہیں ہے کہ چہرہ اور گٹوں تک ہاتھوں کے چھپانے کا

واجب نہ ہونا اس وجہ سے نہیں ہے کہ اس میں چھپانے کا ملاک و فلسفہ اور مصلحت نہ پائے جاتے ہوں ؛ بلکہ جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا جاچکا ہے اور قدیم مفسرین سے نقل بھی کیا گیا ہے کہ یہ اس وجہ سے ہے کہ ایک اور مصلحت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ اگر وجہ اور کفّین یعنی چہرہ اور گٹّے تک ہاتھوں کے چھپانے کو واجب قرار دیا جائے تو حرج مرج اور دشواریاں پیش آئیں گی اور عورت عام کام کرنے سے محروم ہوجائے گی -

سوال نمبر : ۹۸ - یہ بیان فرمائیے کہ کیا قانون زبردستی عورت کو شوہر کے پاس بھیج سکتا ہے ؟

جواب : عشق و محبت میں زبردستی نہیں چل سکتی ۔ یہ صحیح نہیں ہے کہ قانون زبردستی عورت کو شوہر سے ملائے ۔ جب زن و شوہر میں انس و محبت ہی نہ ہو تو قدرتی بات ہے کہ گھر آباد ہونے کی بنیادیں کھوکھلی ہوچکی ہیں، خصوصا اگر نفرت مرد کی طرف سے ہو ؛ کیونکہ خانوادے کو جوڑے رکھنے کی طاقت مرد کی طرف ہے اگر مرد چاہے تو عورت اپنی فطرت کی بنیاد پر مانوس ہوجائے گی کیونکہ اس کی فطرت میں ہے کہ اسے چاہا جائے ۔ عورت محبت کرنے کو اہمیت نہیں دیتی بلکہ اپنے سے محبت کئے جانے کو اہمیت دیتی ہے ۔ یعنی عورت اس مرد کو چاہتی ہے جو اسے چاہے ۔ اس کا محبوب مرد وہی ہوسکتا ہے جو اسے چاہتا ہو ۔

سوال نمبر : ۹۹ ۔ عورت کی قوت جاذبہ کے سلسلہ میں تھوڑی سی وضاحت فرمائیں گے ؟

جواب : درجہ اول کے محرم مثلا باپ، بیٹا، چچا اور بھائی کے سلسلہ میں شہوت انگیزی تقریبا نہیں ہوتی اور یہاں اس کا درجہ صفر ہی ہے ۔ لیکن عورت کا جاذبہ خصوصا اگر عورت جوان اور خوبصورت ہو تو اس کا جاذبہ ، محرمیت کے بعد کے درجہ مثلا شوہر کے باپ یا شوہر کے بیٹے کے سلسلہ میں بے تاثیر نہیں ہے ۔

شریعت نے ان محارم کے ساتھ پردہ کو ایک خاص حد کے اندر واجب قرار نہیں دیا ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ محرم افراد کے درمیان اتنی زیادہ آمد و رفت اور ملنا

جلنا رہتا ہے کہ جس کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا ۔ آپ ذرا سوچیں کہ اگر باپ اور بھائی کے سامنے بھی پردہ ضروری ہو تو زندگی میں کتنی پریشانیاں پیش آئیں گی !

سوال نمبر : ۱۰۰ ۔ ذرا یہ فرمائیں کہ کیا جنسی شہوت و خواہشات سے بڑھ کر بھی کوئی جذبہ ہے ؟

جواب : کسی طرح کی بھی خواہشات ، جنسی خواہشات سے بڑھ کر سرکش اور حساس نہیں ہیں ۔ اسی نفسیاتی قاعدہ کی بنیاد پر اسلام نے اجنبی عورت مرد کو ایک دوسرے سے دور رہنے کا حکم دیا ہے جب تک کہ حرج مرج پیش نہ آئے ۔

نفسیاتی مہارت اور نفسیاتی مطالعہ اس بات کی سو فیصد تائید کرتا ہے ۔ اور

تاریخ میں ایسی بہت سی داستانیں ملتی ہیں جہاں ایک اتفاقی بات اور آنکھوں کی ایک خطا نے پورے گھر کی بنیادیں ہلاکر رکھ دی ہیں ۔

سوال نمبر : ١٠١ ۔ یہ فرمائیے کہ جوان عورت مرد کے ایک دوسرے کو بغور دیکھنے سے کونسے خطرناک نتائج برآمد ہوسکتے ہیں ؟

جواب : حجة الوداع میں ایک عورت مسئلہ معلوم کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی فضل ابن عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے سوار تھے ۔

اس عورت اور فضل کی آنکھیں چار ہوئیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ گئے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کو بغور

دیکھ رہے ہیں اور اس جوان عورت کی توجہ سوال کے جواب کی طرف ہونے کے بجائے فضل کی طرف ہے جو کہ ایک نوخیز اور خوبصورت جوان تھے ۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے فضل کا چہرہ موڑ دیا اور فرمایا : ایک جوان عورت اور ایک جوان مرد ! مجھے ڈر ہے کہ کہیں شیطان ان کے درمیان نہ آجائے ۔

سوال نمبر : ١٠٢ ۔ جو لوگ شادی کرنا چاہتے ہیں کیا وہ اپنی ہونے والی زوجہ کے چہرہ کو دیکھ سکتے ہیں ؟

جواب : جن لوگوں نے حجاب کے طور پر چہرہ چھپانا واجب قرار دیا ہے ، اپنے دعوے پر ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ اگر کوئی شادی کرنا چاہتا ہے تو اسے یہ

اجازت دی گئی ہے کہ اپنی مد نظر عورت کے چہرے کو دیکھ سکتا ۔ اس حکم کا مفہوم یہ ہے کہ جو شادی نہیں کرنا چاہتا اس کے لئے چہرہ دیکھنا جائز نہیں ہے ۔

سوال نمبر : ۱۰۳ ۔ مہربانی کرکے یہ فرمائیے کہ ہمارے جوانوں کی روح کے فاسد ہونے کی کیا وجہ ہے ؟

جواب : آج کی دنیا نے عورت کی آزادی کے نام پر بلکہ کھلے لفظوں میں جنسی روابط کی آزادی کے نام پر ہمارے جوانوں کی روح کو فاسد کیا ہے ۔ یہ آزادی بجائے اس کے کہ صلاحیتوں اور استعدادوں کے پھلنے پھولنے کا سبب بنتی اس نے پرانے زمانے سے بالکل الگ ایک نئے طریقہ سے انسانی صلاحیتوں اور قوتوں کو کھوکھلا کرکے رکھ دیا ہے اور

کھوکھلا کر رہی ہے ۔ عورت گھر کی چاردیواری سے تو نکل آئی ہے لیکن کہاں جارہی ہے ؟ سینما میں، دریا کے کنارے، سڑک کے کنارے، نائٹ کلبوں میں ! آج کی عورت نے آزادی کے نام پر اپنے گھر کو برباد کرکے رکھ دیا ہے، اور نہ کسی مدرسہ کو آباد کیا اور نہ ہی کسی اور جگہ کو ۔

اگر صاف کہوں تو اس نے ان جگہوں کو بھی خراب کردیا ہے ۔

سوال نمبر : ۱۰٤ ۔ عفت اور پابندی کے سلسلہ میں افراط و تفریط کے کیا نتائج برآمد ہوں گے اس سلسلہ میں کچھ وضاحت فرمائیے !

جواب : اسلام نے عفت اور پابندی کے اوپر جتنی توجہ دی ہے اتنا ہی دوسرے

پہلووں پر نگاہ رکھی ہے جیسا کہ اس پاک الہی آئین کی روش ہے کہ اس میں اعتدال اور میانہ روی پائی جاتی ہے اور وہ ہر طرح کی افراط و تفریط سے پاک ہے اور یہ آئین اپنی امت کو ' امت وسط ' کہتا ہے ۔ عورتوں کو اس حد تک اجتماع میں شرکت کرنے سے نہیں روکتا جہاں تک فسق و فساد کا خطرہ نہ ہو ۔ بعض جگہ پر تو ان کی شرکت کو واجب قرار دیتا ہے ۔ مثلا حج مرد عورت دونوں پر برابر سے واجب ہے اور حتی شوہر بھی اسے حج کرنے سے نہیں روک سکتا ۔ اور بعض مقامات پر صرف اجازت دینے پر اکتفا کی ہے ۔

سوال نمبر : ۱۰۵ ۔ براہ مہربانی یہ بتائیے کہ اسلام میں عورتوں سے مصافحہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

جواب : پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے بیعت لی لیکن ان سے مصافحہ نہیں کیا ۔ آپ نے حکم دیا کہ پانی کا ایک برتن لائیں، آپ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا اور حکم دیا کہ عورتیں اپنا ہاتھ اس پانی میں ڈالیں، اور اسی عمل کو بیعت کے طور پر قبول کرلیا ۔ عائشہ نے کہا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ کبھی بھی کسی نامحرم عورت سے مس نہیں ہوا ۔

سوال نمبر : ۱۰٦ ۔ عورت مرد کے باہمی اختلاط یعنی ان کے ایک ساتھ رہنے

سہنے کے سلسلہ میں کچھ وضاحت فرمائیں گے ؟

جواب : پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ جب رات کو نماز ختم ہو تو پہلے عورتیں باہر جائیں اور پھر مرد جائیں، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا کہ عورت مرد ساتھ ساتھ مسجد سے باہر نکلیں کیونکہ فتنہ فساد اسی ساتھ رہنے سے پیدا ہوتا ہے ۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ راستہ چلتے وقت مرد راستہ کے درمیان اور عورتیں راستہ کے کنارے چلیں تاکہ کوئی دھکا مکی اور ٹکراؤ پیش نہ آئے ۔

سوال نمبر : ۱۰۷ ۔ برائے کرم یہ بتلائیے کہ کیا اسلام نے عورتوں کو مردوں کے

پروگراموں میں شرکت کرنے سے منع کیا ہے ؟

جواب : نہ تو حبس ہے اور نہ ہی اختلاط ہے بلکہ حدودہے ۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے مسلمانوں کے درمیان یہی سنت تھی کہ عورتوں کو مردوں کی محفلوں اور نشستوں میں شرکت سے منع نہیں کیا جاتا تھا ۔ لیکن ہمیشہ ' حدود ' کی رعایت کی جاتی تھی مسجد میں مجمع میں اور حتی راہ راستہ میں عورت مرد ایک ساتہ نہیں ہوتے تھے ۔ بعض جگہوں پر عورت مرد کی مشترکہ شرکت مثلا ہمارے زمانے میں مقامات مقدسہ پر ان کی مشترکہ شرکت جہاں بہت بھیڑ بھی ہوتی ہے، یہ سب اللہ کی مرضی کے خلاف ہے ۔ (یہ کتاب کی تالیف کے

زمانے کی بات ہے اب الحمد للہ تقریبا ہر جگہ اسلامی احکام کی رعایت ہوتی ہے)

سوال نمبر : ۱۰۸ ۔ ذرا وضاحت کیجئے کہ ستر صلاتی کا مطلب ہے ؟

جواب : ستر صلاتی یعنی وہ لباس جو نماز میں استعمال ہو جس کے کچھ شرائط ہیں مثلا یہ کہ پاک ہو ، غصبی نہ ہو وغیرہ ۔ ستر غیر صلاتی یعنی وہ پردہ جو غیر مرد کے سامنے کیا جائے جس میں نماز والے شرائط ہونا ضروری نہیں ہیں ۔

بعد میں ہم بتائیں گے کہ ظاہرا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ستر صلاتی ہو چاہے ستر غیر صلاتی ان دونوں میں مقدار کے اعتبارسے کوئی فرق نہیں ہے ۔ یعنی جتنا بدن نماز میں چھپانا ضروری

ہے اتنا ہے غیر مرد سے چھپانا ضروری ہے صرف لباس کے شرائط کا فرق ہے ۔

سوال نمبر : ۱۰۹ ۔ ستر صلاتی کے سلسلہ میں ذرا فقہائے اسلام کا نقطہ نظر بیان کرنے کی زحمت فرمائیے !

جواب : فقہائے اسلام ستر صلاتی کے سلسلہ میں سورہ نور کی آیت سے تمسک کرتے ہیں جو کہ نماز سے متعلق نہیں ہے ۔ کیونکہ جو چیز نماز میں چھپانا ضروری ہے وہی عام حالت میں نامحرم سے چھپانا ضروری ہے ۔ اور اگر کوئی بحث ہے تو شاید اس میں ہے کہ کیا نماز میں نامحرم سے چھپائے جانے والے اعضاء کے علاوہ بھی کچھ اور چھپانا ضروری ہے یا نہیں ؟ لیکن اس میں بہر حال کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جو چیز نماز میں

چھپانا ضروری نہیں ہے وہ نامحرم سے چھپانا بھی ضروری نہیں ہے ۔

سوال نمبر : ۱۱۰ ۔ عورت مرد کے اندر حس احتیاط کے سلسلہ میں مہربانی کرکے اپنا نقطہ نظر بیان فرمائیے !

جواب : اس میں شک نہیں ہے کہ وہ حس احتیاط ہی ہے جس کے سبب جواز نظر یا پردہ واجب نہ ہونے کے فتوی میں دی جانے والی چھوٹ پر عمل نہیں ہوتا ۔ ہر شخص اپنے وجدان میں جانتا ہے کہ دو خصوصیتیں ہیں جن میں سے ایک مرد میں ہے اور ایک عورت میں ہے ۔ عورت میں تبرج، بناؤ سنگھار اور خود نمائی کی صفت ہے اور مرد میں ہوس، تاک جھانک، تاڑنے اور نظر بازی کی صفت ہے ۔ توفیق میگزین کے بقول : شعراء نے

عورت کو جو ' سرو ' کے درخت سے تشبیہ دی ہے یہ اس کی قد و قامت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے ہے کہ عورت ' سرو ' کے درخت کی طرح نہ گرمی پہچانتی ہے نہ سردی ۔ سردی گرمی دونوں میں عریاں باہر نکل آتی ہے اور سردی سے نہیں ڈرتی ۔

سوالات

۱۔ تاریخ میں خواتین نے کیا کردار ادا کیا ہے؟

الف : مردوں کو جنم دینے والی

ب: مردوں کی جسمانی پرورش کرنے والی

ج : مردوں کی مردانگی کی تکمیل کرنے والی

د : سارے جوابات صحیح ہیں

۲۔ خواتین کس چیز کو وجود بخشتی ہیں؟

الف : عشق کو

ب: مرد کو

ج : تاریخ کو

د : محبت و مہربانی کو

۳۔ مرد کس چیز کو وجود بخشتے ہیں ؟

الف : عشق کو

ب: تاریخ کو

ج : شجاعت کو

د : سارے جوابات صحیح ہیں

٤ ۔ تعمیر تاریخ میں عورت کا کیا حصہ ہے ؟

الف : براہ راست

ب: پس پردہ، بالواسطہ

ج : مردوں کے بالمقابل

د : مردوں کے ساتہ ساتہ

٥ ۔ ہمارے زمانے کی بیماری کیا ہے ؟

الف : جہالت

ب: غربت

ج : عریانیت

د : تمدن

٦ ۔ حجاب کی فلسفی بنیاد کیا ہے ؟

الف : ناامنی

ب: سماجی انصاف کا فقدان

ج : ریاضت و رہبانیت

د : حسد اور خود خواہی

۷ ۔ حجاب کی سماجی اور اجتماعی بنیاد کیا ہے ؟

الف : ریاضت و رہبانیت

ب: ناامنی اور سماجی انصاف کا فقدان

ج : نسلی امتیاز

د : حسد اور خود خواہی

۸ ۔ حجاب کی معاشی و اقتصادی بنیاد کیا ہے ؟

الف : حسد

ب: سماجی انصاف کا فقدان

ج : مرد کا عورت پر مسلط ہونا

د : ریاضت و رہبانیت

۹ ۔ حجاب کی نفسیاتیبنیاد کیا ہے ؟

الف : حسد

ب: عورت میں اپنی پستی و پلیدی کا احساس

ج : ریاضت و رہبانیت

د : سماجی انصاف کا فقدان

۱۰ ۔ حسد کاغیرت سے کیا ربط ہے ؟

الف : دونوں الگ الگ ہیں

ب: دونوں برابر ہیں

ج : دونوں ساتھ ساتھ ہیں

د : سارے جوابات غلط ہیں

۱۱ ۔ حضرت علی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق کونسا شخص کبھی زنا نہیں کرسکتا ؟

الف : بہادر شخص

ب: غیرت مند شخص

ج : باایمان شخص

د : جرات من شخص

۱۲ ۔ عورت کی خانہ نشینی کی کیا بنیادہے ؟

الف : نفسیاتی

ب: معاشی و اقتصادی

ج : سماجی و اجتماعی

د : مذہبی

۱۳ ۔ حیا کیا ہے ؟

الف : فطری امر ہے

ب: کسبی امر ہے

ج : صرف عورتوں میں ہے

د : صرف مردوں میں ہے

۱٤ ۔ آج امریکا اور یورپ کیں کس چیز کا خلا پایا جاتا ہے ؟

الف : عشق

ب: محبت

ج : دوستی

د : غیرت

۱۵ ۔ عورت مرد کے درمیان حرمت و فاصلہ کے نہ ہونے سے کیا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں ؟

الف : بے لگام معاشرہ

ب: جنسی آگ

ج : کہیں نہ رکنے والے سیکسی طوفان

د : سارے جوابات درست ہیں

۱٦ ۔ بے پردگی اور بے حجابی کس چیز کے معطل ہوجانے کا باعث ہوتی ہے ؟

الف : انفرادی قوت کار

ب: اجتماعی قوت کار

ج : خانواگی قوت

د : مرد کی قوت

۱۷ ۔ جنسی حصول لذت کو کہاں ختم ہوجانا چاہئے ؟

الف : انفرادی ماحول میں

ب: اجتماعی ماحول میں

ج : گھریلو ماحول میں

د : سارے جوابات غلط ہیں

۱۸ ۔ یہ کس بات کا تقاضا ہے کہ عورت گھر نکلے تو باوقار ہو ؟

الف : عورت کی شرافت

ب: عورت کی شرم و حیا

ج : عورت کی غیرت

د : سارے جوابات صحیح ہیں

۱۹ ۔ سماجی اور اجتماعی قوت کار میں اضافہ کن چیزوں سے ہوتا ہے ؟

الف : عورت کے حجاب سے

ب: عورت کی محبت و مہربانی سے

ج : عورت کی شرم و حیا ہے

د : عورت کی شرافت سے

۲۰ ۔ خواہشات کو کنٹرول کو پرسکون کرنے کے لئے کونسی چیزیں ضروری ہیں ؟

الف : ضرورت کے مطابق فطری خواہش کو سیر کرنا

ب: خواہشات اور شہوت کو بھڑکنے سے روکنا

ج : خواہش کو سیر کرنے سے پرہیز کرنا

د : 'الف' اور 'ب' صحیح ہیں

۲۱ ۔ انسان فطری ضرورتوں کے اعتبار سے کس چیز سے مشابہ ہے ؟

الف : خشک کنویں سے

ب: تیل کے کنویں سے

ج : گیس کے کنویں سے

د : پانی کے کنویں سے

۲۲ ۔ عورت کس چیز کا مظہر ہے ؟

الف : جمال کا

ب: عشق و شیفتگی

ج : طاقت

د : محبت و مہربانی

۲۳ ۔ قواعد کون لوگ ہیں ؟

الف : ادھیڑ عورتیں

ب: بوڑھی عورتیں

ج : حسین عورتیں

د : جوان عورتیں

۲٤ ۔ جلباب کیا ہے ؟

الف : آنچل

ب: بڑا لباس

ج : اوپری لباس

د : نیچے کا لباس

۲۵ ۔ کونسی فطری خواہش اور جذبہ سب سے زیادہ قوی ہے اور سرکش ہے ؟

الف : جنسی

ب: حرص

ج : لالچ

د : خود پسندی